عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

۳

ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

جولائی ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اللہ کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر
اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر (القرآن)

نے فرمایا جس نے مجھ پر درود و سلام بھیجا قیامت کے دن میں
اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی گواہی دوں گا (الحدیث)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۳۷/۱
۳

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا محمد علی صدیقی

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زیر پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

تشکیل

ولادت باسعادت خاتم النبیین ﷺ	ادارہ	۳
ظہورِ قدسی ﷺ	مولانا ابوالکلام آزادؒ	۵
رسول اللہ ﷺ کی وفات	مولانا ابوالکلام آزادؒ	۷
کس سے منصفی چاہیں؟	علامہ ابوٹیپو خالد	۱۰
مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے امراء	ادارہ	۱۳
جماعتی سرگرمیاں / سندھ جاگ اٹھا	ابوذر	۱۸
نبی کریم ﷺ کے القاب و اعلام	محمد متین خالد	۲۹
ایوانِ صدر میں قادیانی	محمد بشیر خالد	۴۲
حیاتِ مسیح علیہ السلام کی احادیث	مولانا لال حسین اخترؒ	۴۶
آہ مولانا محمد رفیق صاحب مرحوم	مولانا محمد حسین ناصر	۴۸

ولادت باسعادت خاتم النبیین ﷺ

ماہ ربیع الاول میں رحمت عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے اداریہ کی جگہ ولادت مبارکہ پر ایک عمدہ مضمون جناب ایم ایس خالد وزیر آبادی کا دیا جارہا ہے۔

اس ماہ میں ہی رحمت عالم ﷺ کے انتقال مبارک کا واقعہ پیش آیا اس مناسبت سے بھی ایک مضمون دیا جارہا ہے۔

لاہور مجلس کے کرم فرما مکرم جناب محمد متین خالد صاحب نے رحمت عالم ﷺ کے القابات مبارکہ ہزاروں کی تعداد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان میں سے منتخب ایک فہرست جو آج تک کسی رسالہ میں شائع نہیں ہوئی۔ پہلی بار لولاک میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کیجارہی ہے۔

ربیع الاول میں اضافی مضامین کے باعث بعض مستقل عنوانات ترک کرنے پڑے آئندہ سے پھر وہ سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ اس شمارہ میں ایک صفحہ بچوں کے لئے شروع کیا جارہا ہے۔ اس صفحہ کے مرتب جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب ہیں۔ موصوف بچوں کے لئے لٹریچر مرتب کرنے کے سلسلہ میں ملک بھر میں ایک خاص منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کے شکریہ سے یہ مستقل سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ اللہ رب العزت شرف قبولیت سے نوازیں (آمین) ادارہ

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا

خوشا نصیب تھی وہ ساعت جو ربیع الاول میں آئی۔ جس میں ایک نور لازوال گوہر بے مثال، ایک بیش قیمت لعل، ایک انمول جواہر، ایک نور علے نور ہیرا، جس کی بے مثل روشنی سے شمس و قمر خجل ہو کر ماند ہوئے۔ جس کی ابدی و سرمدی خوشبو پر عنبر و کستوری فدا ہوئیں۔ اور جس کی معطر و دل آویز خوشبو کے تصدق میں پھولوں کو رعنائی ملی۔ جس کی زبان فیض ترجمان نے فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے جو کرہ ارض پر لہریں اور موجیں مار کر دنیا کو سیراب کر گئے۔ اور جس کے حسن لاجواب سے فردوس کی حوریں شرمائیں۔ اور حسینان عالم خجل و شرمندہ ہوئے۔ چاند کی پیشانی عرق ریز اور ستارے بادل کے آنچل میں چھپے۔ اور جس کے دید کے تصدق میں آہو کو بے مثال آنکھیں ملیں۔ اور جس کے قد رعنا سے سرو نے بلندی پائی۔ اور جس کے اخلاق حمیدہ سے دنیا نے تہذیب سیکھی۔ اور جس کے رحم و کرم سے ظالم و جاہل بدو گلہ بان عالم بنے اور جس کے عدل و انصاف نے نوشیرواں کو مات کیا۔ اور جس کا ایک عالم مدح خواں ہوا۔ جس کے مبارک عہد میں شیر و بکری نے ایک گھاٹ پر پانی پیا۔ جس کی سخاوت کے صدقے میں ہزاروں حاتم بنے۔ اور جس کی شجاعت میں رن کانپے اور دشمن ہمیشہ مغلوب ہوئے۔ جس کے رعب و جاہ و جلال سے قیصر و کسرےٰ کے محل لرزہ بہ اندام ہوئے اور کنگرے سجدہ ریز ہوئے۔ جس کے نور سے جہاں منور ہوا اور ظلمتیں کافور ہوئیں۔ حضور سرور دو عالم کا ظہور قدسی کائنات عالم کے لئے سب سے بڑی نعمت

مسرت ثابت ہوا۔ شب دیجور نے کروٹ بدلی اور سپیدہ صبح نمودار ہوا۔ طائران خرش الحان اس درنایاب وازلی یتیم عبداللہ کی تشریف آوری کا مژدہ گانے میں محو ہوئے۔ بادصبا نے مبارک باد…… کا پیغام دینا اور خصوصاً فارس کے مجوسی آتشکدہ کو سنایا جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرد ہوا۔ حضرت ابراہیم کے دنیا میں سب سے پہلے گھر کے بت توحید کے پیغام سے سرنگوں ہو کر تختوں سے گرے۔ نمرودی مجنہ کی وہ آگ پھولوں کا لباس زیب تن کیئے۔ معنبر و عود کی کشتی میں دعائے خلیل کو آنکھوں پہ رکھے۔ ملائکہ کی فوج کے ساتھ نور کی مشعلیں لیئے۔ توحید و تمجید کے گلدستے ہاتھوں میں سنبھالے۔ آمنہ کے درودیوار پر رحمتیں برسائی اور تعریف کے گن گاتی ہوئی نازل ہوئی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بغایت شانِ زیبائی بصد انداز یکتائی
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

مبارک باد کا غلغلہ نسیم صبح نے گایا۔ سبز سبز ڈالیاں فرط محبت سے گلوگیر ہوئیں۔ اور پتے پتے نے خوش آمدید کہا۔ بشارت مسیح محمد ﷺ کے لباس میں۔ باب نبوت کو بند کرتی ہوئی جلوہ افروز ہوئی۔ طاغوتی طاقتیں شرک و بت پرستی کو تاراج کرتی ہوئیں رحم و کرم۔ عفوو حلم۔ خلوص اور صداقت کی رحمانی طاقتوں کے آگے سرنگوں ہوئیں۔ شیطان معہ اپنی ذریت کے پیاروں کو بھاگم بھاگ دوڑا اور دھاڑیں مار مار کر رویا۔ زمین و آسمان اس جلوہ سبحانی سے مسرور ہوئے۔ اور مبارک بادی کا ترانہ گایا۔

خود خامۂ قدرت نازاں ہے ہر چشم تماشا حیراں ہے
اس مصحف عنصر خاکی پر یہ نقش و نگار اللہ اللہ

اے عبداللہ کے در یتیم تیری پیدائش مبارک، تیرا تشریف لانا رحمت۔ اے انسانیت کا سبق یاد کرانے والے آقا۔ اے قلزم ہستی میں خلق و مروت کے دریا بہا دینے والے داتا۔ اے کفر و ضلالت کو خس و خاشاک کی طرح بہا دینے والے مولا۔ اے اخوت و محبت کے بخشنے والے منعم، اے حلم و بردباری کے سبق کو ازبر کرانے والے رسول۔ اے عفوو کرم کی مجسم تصویر۔ ہمارا لاکھ لاکھ سلام آپ پر اور اپ کی آل پر:

نغمہ ہے تیرا دلکش اکبر مضمون ہے تیرا پاکیزہ و تر
بلبل کے ترانے صل علی پھولوں کی لطافت کیا کہنا

*

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیروزہ

امیر حضرت مولانا سید حامد علی شاہ صاحب، ناظم قاری غلام یسین صاحب، ناظم تبلیغ مولانا سید ناصر شاہ صاحب، ناظم نشر و اشاعت قاری محمد اکبر صاحب، خازن قاری خلیل الرحمن صاحب، نمائندہ مجلس عمومی مولانا سید حامد علی شاہ صاحب

ظہور قدسی

مولانا ابوالکلام آزاد

"رات لیلۃ القدر بنی ہوئی نکلی اور **خیر من الف شہر** کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلان شب قدر نے **من کل امر سلام** کی **سبحیں** بچھا دیں۔ ملایکان ملاء الاعلیٰ نے **تنزل الملئکتہ و الروح فیھا** کی شہنائیاں شام سے بجانی شروع کر دیں۔ حوریں **باذن ربھم** کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور **ھی حتی مطلع الفجر** کی میعادی اجازت نے فرشتگان مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوع ماہتاب سے پہلے عروس کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہوگئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی نورانی چادر سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی قوسین آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے' افلاک گردش سے' زمین چکر سے' دریا بہنے سے' رک گئے اور کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لیے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہوگیا۔ انتظام و اہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا' نسیم سحری کی آنکھیں جوش خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت' کلیوں میں خوشبو' کونپلوں میں بو محو خواب ہوگئی۔ درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہو کر سر بسجود ہوگیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہوگیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ ایک منٹ کے لیے غیر متحرک ہوگیا۔ اس کے بعد وہ منٹ آگیا' جس کے لیے یہ سب انتظامات تھے۔ فرشتوں کے پرے خوشیوں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر' خاتم الانبیاء' سرا پردۂ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔ رات نے کہا: میں نے شام سے اس کا انتظار کیا ہے' اس گوہر رسالت کو میرے دامن میں ڈال دیا جائے۔ دن نے کہا: میرا رتبہ رات سے بلند ہے' مجھے کیوں محروم رکھا جائے۔ دونوں کی حسرتیں قابل نوازش نظر آئیں۔ کچھ حصہ دن کا لیا' کچھ رات کا۔ نور کے تڑکے نور علیٰ نور کی نورانی آوازوں کے ساتھ دست قدرت نے دامن کائنات پر وہ لعل بابہار رکھ دیا' جس کے ایک سرسری جلوے سے دنیا بھر کے ظلمت کدے' منور اور روشن ہوگئے۔ سرزمین حجاز جلوہ حقیقت سے لبریز ہوگئی۔ دنیا جو

سرور جمود و کیفیت میں تھی' اک دم متحرک نظر آنے لگی۔ پھولوں نے پہلو کھول دیے' کلیوں نے آنکھیں وا کیں' دریا بہنے لگے' ہوائیں چلنے لگیں' آتش کدوں کی آگ سرد ہوگئی' صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی' لات و منات' ہبل و عزات کی توقیر پامال ہوگئی' قیصر و کسریٰ کے فلک بوس بروج گر کر پاش پاش ہوگئے۔ درختوں نے سجدۂ شکر سے سر اٹھایا' رات کچھ روٹھی ہوئی سی' چاند کچھ شرمایا ہوا سا' تارے نادم و محجوب سے رخصت ہوئے اور آفتاب شان و فخر کے ساتھ مسرت و مباہات کے اجالے لیے ہوئے کرنوں کے ہار ہاتھ میں' قرص نور تھال میں' ہزاروں ناز و ادا کے ساتھ افق مشرق سے نمایاں ہوا۔ حضرت عبداللہ کے گھر میں' آمنہ کی گود میں' عبدالمطلب کے گھرانے' ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصہ کائنات' فخر موجودات' محبوب خدا' امام الانبیاء' خاتم النبیین' رحمۃ للعلمین یعنی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما کے عز و جلال ہوئے۔ سبحان اللہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس تھی' جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور نے نزول و اجلال فرمایا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

آٹھ قادیانی افراد کا قبول اسلام

نواحی گاؤں کوٹ لالہ تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ کے آٹھ افراد کے قدیمی قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا ہے اس خاندان نے رتہ دوہتر کے بین الاقوامی توہین رسالت کیس کے مدعی ماسٹر عنایت اللہ اور چوہدری محمد عارف مدن چک اور محمد اصغر کی کوششوں سے اسلام قبول کیا ہے خاندان کے سربراہ محمد صالح' مقصود احمد' نصرت بی بی' لقمان احمد' بشیر احمد' انیلہ مقصود' ماریہ مقصود اور ثناء مقصود نے قادیانیت کو فریب اور جعل سازی کا ملغوبہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواری جھوٹ اور فریب کے چمپئن ہیں۔ ہم ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور حضرت محمدؐ کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ نبوت کے راہنماؤں مولانا طیب فاروقی' حافظ محمد ثاقب' چوہدری غلام نبی اور حافظ احسان الواحد کوٹ لالہ کا دورہ کیا اور محمد صالح اور انکے خاندان کو قبول اسلام پر مبارک باد دی اور ان کے لئے استقلال اور ثابت قدمی کی دعا کی۔

دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس کے تدارک کے لئے کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو الگ کرنے کا مطالبہ کیا ہے انھوں نے کہا کہ بین الاقوامی سازش کے تحت پاکستان میں ارتدادی سرگرمیوں کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ جس کی سرپرستی بعض اعلیٰ حکام بھی کر رہے ہیں عوام کو اس سازش کے مقابلہ کے لئے شعوری کوشش کرنا ہوگی۔

رسول اللہؐ کی وفات

انک میت و انھم میتون

"مرض میں شدت اور تخفیف ہوتی رہتی تھی۔ مولانا شبلی مرحوم دو شنبہ یوم وفات کی نماز صبح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جس دن وفات ہوئی بظاہر طبیعت کو سکون تھا۔ حجرہ مبارک مسجد سے ملا ہوا تھا۔ آپؐ نے پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ فجر کی نماز میں مشغول تھے۔ دیکھ کر مسرت سے ہنس پڑے۔ لوگوں نے آہٹ پا کر خیال کیا کہ آپؐ باہر آنا چاہتے ہیں (یعنی مسجد میں) فرط مسرت سے تمام لوگ بے قابو ہوگئے اور قریب تھا کہ نمازیں ٹوٹ جائیں (حضرت ابوبکرؓ نے جو امام تھے' چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں) آپؐ نے اشارے سے روکا اور حجرہ شریف میں داخل ہو کر پردے ڈال دیئے (صحیح مسلم میں ہے ضعف اس قدر تھا کہ آپؐ پردہ بھی اچھی طرح ڈال نہ سکے) یہ سب سے آخری موقع تھا کہ صحابہؓ نے جمال اقدس کی زیارت کی۔ انسؓ کہتے ہیں کہ چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصحف کا کوئی ورق ہے یعنی سپید ہوگیا تھا۔ (سیرۃ النبیؐ جلد اول' حصہ دوم' ص ۱۷۹' اقتباس میں جو عبارتیں قوسین کے اندر ہیں' وہ مولانا سید سلیمان مرحوم کی ہیں)

اس اقتباس کے بعض الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور صلعم اٹھ کر حجرہ مبارکہ سے باہر آ گئے تھے۔ اس بارے میں یقین کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے تاہم صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلعم کو دیکھ کر نکلے۔ ان سے حضور صلعم کی طبیعت کے متعلق پوچھا گیا تو جواب دیا **اصبح بحمد اللہ بارئا** (صحیح بخاری' کتاب المغازی' باب مرض النبیؐ) یعنی بحمد اللہ اچھے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھانے کے بعد حضور صلعم کی طبیعت کے متعلق مطمئن ہو کر رخ چلے گئے تھے۔

حضرت عباسؓ نے اس روز یا ایک روز پہلے حضرت علیؓ سے باتیں کرتے ہوئے کہہ دیا تھا:

و انی واللہ لا ای رسول اللہ یتوفی من وجعہ ھاذا۔ انی لاعرف وجوہ نبی عبدالمطلب عندالموت (صحیح بخاری' کتاب المغازی' باب مرض النبیؐ)

"خدا کی قسم' میں سمجھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے عنقریب وفات پا جائیں گے۔ میں تو عبدالمطلب کی اولاد کے چہرے دیکھ کر پہچان لیتا ہوں کہ موت کا وقت آ گیا ہے"۔

حضرت فاطمہؓ سے راز کی باتیں

دو شنبہ کا دن جیسے جیسے چڑھتا گیا' آپؐ کی تکلیف میں بھی اضافہ ہوتا گیا بلکہ پے در پے غشی کے دورے پڑنے لگے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ آئیں۔ ان کی رفتار رسول اللہ صلعم کی رفتار

سے مشابہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا بیٹی! مرحبا۔ انہیں داہنی یا بائیں طرف بٹھا لیا۔ پھر کان میں چپکے سے کوئی بات کہی اور حضرت فاطمہؓ رونے لگیں۔ پھر کوئی بات چپکے چپکے کان میں کہی اور وہ ہنس پڑیں۔

رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے بتایا۔ پہلے مجھے خبر دی تھی کہ میں خیال کرتا ہوں اس مرض میں میری وفات ہوگی۔ یہ سنتے ہی مجھے بے اختیار رونا آگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔ ساتھ ہی بشارت دی کہ مریم بنت عمران کے بعد، میں اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔ یہ سن کر میں خوشی کے مارے ہنس پڑی۔ (طبقات، جلد دوم، ص ۲۴۷، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت فاطمہؓ کو بلایا تھا)

ایک روایت ہے کہ حضور صلعم کی تکلیف دیکھ کر حضرت فاطمہؓ سینہ مبارک سے لپٹ کر رونے لگیں۔ حضور صلعم نے فرمایا بیٹی! رو نہیں، میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو انا للہ و انا الیہ راجعون (ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں) کہنا، یہی ہر فرد کے لیے ذریعہ تسکین ہے۔ پوچھا آپؐ کے لیے بھی؟ فرمایا ہاں، اس میں میری بھی تسکین مضمر ہے۔

سکرات موت

طبیعت زیادہ بگڑی تو حضور صلعم نے پانی سے بھرا ہوا پیالہ پاس رکھوا لیا۔ اس میں ہاتھ ڈالتے اور تر ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیر لیتے۔ زبان مبارک پر آہستہ آہستہ یہ الفاظ جاری تھے:

لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور موت تکلیف کے ساتھ ہے"۔

ایک اور روایت کے مطابق فرمایا:

اللھم اعنی علی کرب الموت۔

"اے اللہ موت کی تکلیف میں میری مدد فرما"۔ (طبقات، جلد دوم، ص۲۵۸)

پانی سے ہاتھ تر کر کے چہرہ پر پھیرنے کے علاوہ کبھی ایک پاؤں پھیلاتے، پھر اسے اکٹھا کر کے دوسرا پاؤں پھیلا دیتے۔ اسی طرح کبھی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لیتے پھر اتار دیتے۔ یہ تکلیف میں اشتداد کی علامتیں تھیں۔ حضرت فاطمہؓ یہ دیکھتے ہی حزن سے پکار اٹھیں **واکرب اباہ** (ہائے میرے باپ کی بے چینی) حضور صلعم نے فرمایا آج کے بعد تیرا باپ بے چین نہ ہوگا۔

مسواک

وفات کے کچھ پہلے عبدالرحمنؓ بن ابی بکر مزاج پرسی کے لیے آئے۔ ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی۔ رسول اللہؐ لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ فرق مبارک کے لیے سہارا بنی ہوئی تھیں۔ آپؓ فرماتی

ہیں' میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کی نگاہیں مسواک پر جمی ہوئی ہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپؐ کو مسواک کی خواہش ہے۔ چنانچہ مسواک کا سرا چبایا' کچل کر نرم کیا اور مسواک آپ کو دے دی۔ پھر جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے دیکھا تھا' اس سے زیادہ اچھی طرح مسواک کی' آپؐ اسے لیے رہے تا آنکہ وہ آپؐ کے ہاتھ سے گر گئی یا آپؐ کا ہاتھ گر گیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کے پہلے دن میں بھی اللہ نے میرا اور آپؐ کا لعاب دہن جمع کر دیا۔ (طبقات جلد دوم' ص ۲۶۱)

آخری وقت سہ پہر کو سینہ مبارک میں سانس کی گڑگڑاہٹ محسوس ہونے لگی۔ اسی اثناء میں لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی تو یہ الفاظ سنے گئے: **الصلواۃ الصلوۃ و ملکت ایمانکم**۔ "نماز' نماز اور تمہارے لونڈی غلام" پھر انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ فرمایا اور تین مرتبہ کہا: **بل الرفیق الاعلی**

"بس اب اور کوئی نہیں' صرف اعلیٰ رفیق درکار ہے"۔

تیسری مرتبہ یہ الفاظ ادا ہوئے تو ہاتھ لٹک آئے۔ آنکھیں پھٹ کر چھت سے لگ گئیں اور روح پاک عالم قدس میں پہنچ گئی۔ (سیرۃ النبیؐ جلد اول' حصہ دوم' ص ۱۸۱)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ اللہ کے انعامات میں سے یہ انعام بھی مجھے عطا ہوئے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات میری آغوش میں' میرے گھر میں اور میری باری میں ہوئی۔ (طبقات ابن سعد' جلد دوم' ص ۲۶۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آغوش میں اٹھائے گئے۔ میں نے اس حالت میں بھی آپؐ کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ آپؐ کو غسل دیا گیا۔ میں نے تکیہ لے کر آپ کے سر کے نیچے رکھ دیا اور چادر اڑھا دی۔ (طبقات ابن سعد' جلد دوم' ص ۲۶۲) صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے:

حضره القبض و راسه علی فخذ عائشه غشیعلیه و لما افاق شخص بصره نحو سقف البیت ثم قال اللهم فی الرفیق الاعلی فقلت اذه لا یجاورنا ۔ (صحیح بخاری' کتاب المغازی' باب مرض النبی و وفاتہ)

"قبض روح کا وقت آیا تو آپؐ کا فرق مبارک حضرت عائشہؓ کی ران پر تھا۔ اس حالت میں آپؐ کو غش آ گیا۔ جب افاقہ ہوا تو آپؐ کی نگاہ مبارک کاشانہ عالیہ کی چھت کی طرف اٹھی اور فرمایا اے اللہ رفیق اعلیٰ میں۔ پس میں نے (حضرت عائشہؓ نے) کہا اب آپؐ ہمارے پاس نہیں رہنا چاہتے۔

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم۔

"ربیع الاول ۱۱ھ کی پہلی تاریخ تھی۔ دو شنبہ کا دن اور سہ پہر کا وقت تھا۔ عمر مبارک تریسٹھ سال سے آٹھ یوم کم تھی۔ (انسانیت موت کے دروازہ پر' از ابوالکلام آزاد)

کس سے منصفی چاہیں

پاکستان جو اسلام اور نظریہ پاکستان کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا' اپنے اور اسلام کے دشمنوں کے لیے بے حد زرخیز ثابت ہوا ہے۔ گورے انگریز کے کالے جانشینوں نے اس پر اپنی اور اپنے آقاؤں کی خواہشات کے مطابق جس طرح "سواری" کی اور اسے ایک بے دین اور سیکولر ریاست بنانے کی کوشش کی' اس میں وہ نہ صرف کامیاب رہے بلکہ آگے بھی بڑھتے رہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ نمونے کے طور پر صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔ عدلیہ' ملک عزیز کا ایک مضبوط ستون ہے' آئین اور قانون کی حکمرانی کو قائم رکھنا اس کا بنیادی فریضہ ہے۔ اس لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ عدلیہ میں تقرریاں کرتے وقت ایسے لوگوں کے ناموں پر غور نہ کیا جائے' جن کی اسلام' پاکستان اور آئین کے ساتھ وفاداری مشکوک ہو' کیونکہ اگر چور' چوکیدار بن گئے اور راہزنوں نے راہبروں کی جگہ لے لی تو پھر قانون اور آئین کے تحفظ کی ضمانت کون دے سکے گا؟

قادیانیوں کے بارے میں حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ نے تاریخی جملہ فرمایا تھا کہ "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں" اور یہ بات پاکستان کے گزشتہ پچاس سالوں میں بار بار ثابت ہو چکی ہے کہ قادیانی پاکستان دشمنی اور آئین و قانون شکنی میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ ان حالات میں یہ بات نہایت قابل افسوس ہے کہ پاکستان میں عدلیہ کے اعلیٰ مناصب پر قادیانی عناصر کو ایک خاص سازش کے تحت فائز کیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں کے دور سے شروع ہے۔ سب سے پہلے لاہور ہائیکورٹ میں شیخ بشیر احمد کو جج بنایا گیا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ انہوں نے اپنی وکالت کے زمانہ میں 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے شیدائیوں پر خود فائرنگ کی' جس سے کئی مسلمان شہید ہوئے۔ خود قادیانیوں کے ایک باغی گروپ نے ان پر الزام لگایا تھا کہ وہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کو شراب سپلائی کیا کرتے تھے۔ [قادیانی نواز ججوں کی تو ایک کھیپ ہمیشہ عدلیہ میں موجود رہی ہے' جس کے بارے میں یہ سننے میں آتا رہا ہے کہ ان لوگوں نے قادیانیوں کو "دو اور لو" کے اصول پر خوب تحفظ فراہم کیا' جس سے عدلیہ کا وقار عوام کی نظروں میں بے حد متاثر ہوا۔ اس سلسلہ میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام لیے جاسکتے ہیں لیکن اس پر پھر کبھی بات ہوگی]

چند سال پیشتر لاہور ہائی کورٹ میں جج کے طور پر ایک قادیانی عبدالسلام بھٹی کا تقرر کیا گیا' جس پر مذہبی حلقوں

نے اپنی تشویش اور خدشات کا اظہار کیا۔ ابھی یہ احتجاج جاری تھا کہ ایک دفعہ پھر گزشتہ سال نگران حکومت نے افراتفری کے عالم میں لاہور ہائیکورٹ میں ججوں کا تقرر کیا اور ایک "اعلیٰ شخصیت" (جو صاف چھپتی بھی نہیں اور سامنے آتی بھی نہیں) کی خواہش تھی کہ ایک قادیانی سیشن جج ملک محمد افضل کو بھی جج بنایا جائے۔ چیف جسٹس جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان نے قادیانی جج سے انٹرویو کے دوران متعدد سوالات پوچھے لیکن مسلم اور غیر مسلم کا معاملہ واضح نہ ہو سکا۔ ملک افضل کا اصرار تھا کہ وہ احمدی ہے اور مسلمان ہے۔ کسی پارلیمنٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ انہیں غیر مسلم قرار دے۔ جسٹس خلیل الرحمٰن خان کی رائے تھی کہ آئین کے آرٹیکل 20 کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں اور ہر جج کو آئین کے تحت حلف اٹھانا ہوتا ہے' جبکہ مذکورہ جج خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کر رہے۔ چیف جسٹس نے اس رائے کی بنیاد پر مذکورہ سیشن جج کو لاہور ہائی کورٹ کے جج کے لیے سفارشات میں شامل نہیں کیا۔۔۔۔ "اعلیٰ شخصیت" ملک افضل کو ہر قیمت پر جج بنانا چاہتی تھی' چنانچہ چیف جسٹس کی اس "جسارت" پر انہیں سبق سکھانے کا فیصلہ ہوا اور انہیں اس جرم کی پاداش میں بے حد جسمانی اور ذہنی طور پہ تنگ کیا گیا اور انہیں چیف جسٹس کے عہدے سے ہٹا کر ان کا تبادلہ سپریم کورٹ میں کر دیا گیا۔ جسٹس خلیل الرحمٰن خان نے اس موقع پر کہا کہ "انتظامیہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو اپنے اشاروں پر نہیں چلا سکتی۔ کیونکہ اس سے آئین میں عدلیہ کو دی جانے والی آزادی بے معنی ہو جاتی ہے۔ عدلیہ کو کمزور کرنے والا ہر اقدام ریاست کو کمزور کرتا ہے۔ کسی جج کی رضامندی کے بغیر اس کا تبادلہ اور اسے جسمانی اور ذہنی طور پر تنگ کرنا عدلیہ کے وقار کے منافی ہے"۔

ان کی جگہ جسٹس اعجاز نثار کو چیف جسٹس بنایا گیا' جن کے حالیہ دور میں آٹھ نئے ایڈیشنل ججوں کا تقرر کیا گیا' جن میں شیخ لطف الرحمٰن' قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ چیف جسٹس اعجاز نثار نے قادیانی جج کی صفائی میں کہا" وہ خود کو مسلمان کہتا ہے اور ویسے بھی آئین میں قادیانیوں کو جج بنانے پر کوئی پابندی نہیں ہے"۔ ایسے ہی خیالات کا اظہار گورنر پنجاب شاہد حامد نے کیا۔ اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا!

ان آئینی محافظین سے پوچھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے جس برق رفتاری سے ایک قادیانی کو اسلام کا سرٹیفکیٹ عطا کیا ہے' اس کے پس پردہ کیا معاملہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ لطف الرحمٰن شیخ کی بیگم نے ان سے طلاق صرف اس بنیاد پر حاصل کی تھی کہ موصوف قادیانی ہیں۔ ان کے اہل خانہ اور رشتہ دار پیدائشی قادیانی ہیں۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو بتایا جائے کہ انہوں نے کب' کہاں اور کس کے سامنے اسلام قبول کیا اور اس کے بعد قادیانیوں کے ساتھ ان کے سوشل تعلقات کیسے رہے؟ دیگر تمام اقلیتیں خود کو غیر مسلم تسلیم کرتی ہیں آج تک کسی قادیانی نے خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا ہے۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق ہر وہ شخص غیر مسلم ہے' جو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا۔ قادیانی خود کو مسلمان اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں۔ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 20 قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے اور یہ لوگ آئین کی اس شق کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کسی بھی قادیانی' خواہ وہ جج ہی کیوں نہ ہو' کا پاکستان کے کسی انتخابی حلقہ میں ووٹ درج نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا ووٹ صرف غیر مسلموں کی فہرست میں درج ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اپنا ووٹ نہیں بنواتے اور آئین کے آرٹیکل 20 کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے بلکہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور شعائر اسلامی کا استعمال کر کے آئین اور قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ (ایس۔ سی۔ ایم۔ آر 1993ء) ملاحظہ کیا جا

سکتا ہے' جس میں انہوں نے قرار دیا کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر "سلمان رشدی" سے بڑھ کر ہے۔ اس پہ قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا طاہر نے کہا کہ سپریم کورٹ کے جج معاشرے میں شر پھیلا رہے ہیں۔ تمام قادیانی اخبارات و رسائل نے اس فیصلہ پر سخت نکتہ چینی کی اور ججوں کے بارے میں وہی زبان استعمال کی' جو مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنے نہ ماننے والوں کے بارے میں کی۔

سابق چیف جسٹس جناب رفیق تارڑ نے بڑے قانونی نکتہ کی بات کی ہے کہ عدلیہ میں قادیانیوں کا تقرر رواداری کے نام پر آئین کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے حساب لگا کر بتایا ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں قادیانی ووٹروں کی تعداد 4088 ہے۔ ان میں کسی اعلیٰ یا ماتحت عدالت کے کسی قادیانی جج کا ووٹ درج نہیں ہے۔ 4088 ووٹوں پر قادیانی اقلیت پنجاب میں اعلیٰ عدالت کے جج کی ایک اسامی جسٹس عبدالسلام بھٹی کی صورت میں حاصل کر چکی ہے۔ اس صوبہ میں مسلمان ووٹروں کی تعداد تین کروڑ اکیس لاکھ سے زیادہ ہے۔ اگر مسلمانوں کو 4088 ووٹوں پر ایک اسامی دی جائے تو لاہور ہائی کورٹ میں مسلمان ججوں کی تعداد 7008 سے زیادہ ہونی چاہیے۔ جبکہ یہاں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد صرف 50 ہے۔

قادیانی جماعت کی آئین و قانون شکنی کی تازہ مثال اس سال 10 جنوری کو مرزا طاہر احمد کا وہ خطبہ ہے جس میں اس نے آئین پہ سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا تھا "کون سا آئین ہے جس کی تم بات کرتے ہو (جس میں آپ کی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے) ساری دنیا کے آئین بھی کچھ نہیں' ہم پاؤں کی ٹھوکر سے اسے رد کر دیں گے"۔

ہمارے خیال میں قادیانی ججوں سے حلف لینا توہین عدالت کا مرتکب ہوتا ہے۔ قادیانی ججوں کا تقرر جمہوریت اور اسلامی دفعات کی خلاف ورزی اور ملک کے امن کو درہم برہم کرنے کے مترادف ہے------ یہ کچھ نہ جانتے ہوئے کچھ نہ کرنے والا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ تو سب کچھ جانتے ہوئے بھی کچھ نہ کر سکنے والا معاملہ ہے------

قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا قول ہے کہ غیر احمدیوں یعنی مسلمانوں سے ہمارا اختلاف کلمہ' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ میں ہی نہیں بلکہ شعبہ ہائے زندگی کے تمام معاملات میں اختلاف ہے۔ اس بیان کے تناظر میں قادیانی ججوں کے پاس جس قسم کے حساس اسلامی اور ملکی مقدمات پیش ہو رہے ہیں اور قادیانی جج صاحبان ان مقدمات میں اپنا جو خاص نکتہ نظر پیش کر رہے ہیں اور ان کی آمد سے قادیانیت کے خلاف تمام مقدمات جس طرح طاق نسیاں بن چکے ہیں' خاکم بدہن ممکن ہے کہ اس سے قوم اپنے اسلامی تشخص اور ملک اپنی خود مختاری سے ہاتھ دھو بیٹھے' بھاری مینڈیٹ سے سرشار حکمران ٹولے کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے ورنہ انہیں عوام کے غیظ و غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد

امیر حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب؛ ناظم حضرت مولانا محمد اسلم صاحب؛ ناظم تبلیغ مولانا عبدالرشید نعمانی؛ ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد طلحہ؛ خازن مولانا شوکت علی صاحب؛ نمائندہ مجلس عمومی حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب؛

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ

۱۱ جولائی ۱۹۷۳ء کو حضرت مولانا لال حسین رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر مرکزی مجلس شوریٰ نے امیر مرکزیہ نامزد کیا۔ چنانچہ آپ نے چھ ماہ تک عالمی مجلس کی قیادت فرمائی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء کے تذکرہ کے ضمن میں حضرت مولانا محمد حیات صاحب کا تذکرہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی شخصیت سے متعلق ذیل کا ایک تعارفی مضمون ملاحظہ فرمائیں حضرت مولانا محمد حیات کوٹلہ فعلاں شکر گڑھ ضلع سیال کوٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی طور پر تعلیم سکول میں حاصل کی۔ کالج میں داخلہ لیا ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کی قدرت نے غضب کا حافظہ دیا تھا۔ اور بلاء کے حاضر جواب تھے۔ علاقہ کے اہل نظر نے آپ کو مشورہ دیا اور آپ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد چراغ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس گوجرانوالہ میں دینی تعلیم شروع کر دی سکول و کالج کی تعلیم کے باعث عمر کافی ہو گئی تھی۔ حضرت مولانا محمد چراغ نے مختصر نصاب تجویز کر کے چند سالوں میں تمام دینی تعلیم مکمل کرادی اور ساتھ ہی رد قادیانیت پر بھرپور تیاری کرادی۔

مولانا نے تعلیم سے فراغت پاتے ہی رد قادیانیت کا کام شروع کر دیا تھا، جو زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ قادیان میں محاذ ختم نبوت کے انچارج رہے تا آں کہ ملک تقسیم ہوا۔ مرزا بشیر کے قادیان سے فرار کے بعد قادیان کو چھوڑ کر پاکستان تشریف لائے۔ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے باقی رکن اور سب سے پہلے مبلغ تھے۔ قادیان میں قیام کے دوران مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ اس طرح اکابرین امت کی طرف سے "فاتح قادیان" کا لقب حاصل کیا۔

ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے مسلم کالونی میں پلاٹ حاصل ہوا تو آپ خبر سنتے ہی ملتان سے ربوہ منتقل ہونے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کھانا چھوڑ دیا۔ چنے چبانے شروع کر دیئے۔ مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کے پوچھنے پر جواب دیا کہ میں ریہرسل کر رہا تھا کہ اگر ربوہ میں روٹی نہ ملے تو آیا چنے چبانے کے لائق دانت ہیں یا نہیں؟ اس جذبہ و ایثار سے آپ مسلم کالونی ربوہ تشریف لائے۔ گرم سرد، دکھ سکھ عسر و یسر میں ربوہ کے اس محاذ کو آخری وقت تک سنبھالے رکھا۔ امت محمدیہ کی طرف سے واحد شخص ہیں جنہوں نے قادیان سے لے کر ربوہ تک مرزائیت کا تعاقب ان کے گھر تک پہنچ کر کیا۔

آپ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ ربوہ میں قیام کے دوران آپ سے گفتگو کے لئے جو بھی قادیانی آتا منہ کی کھاتا۔ کچھ عرصہ بعد خلافت ربوہ کو اعلان کرنا پڑا کہ اس "بابا" کے پاس نہ جایا کرو۔
گفتگو میں دشمن کو گھیرے میں لے کر بند کرنا آپ کا وہ امتیاز تھا۔ جس کی اس زمانہ میں مثال ملنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ایک دفعہ ایک مرزائی مناظر نے کہا کہ مولانا آپ نے قادیان چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرزا بشیر الدین کے فرار کے بعد۔

مرزائی نے کہا کہ نہیں اس وقت بھی قادیان میں ہمارے ۳۱۳ افراد موجود ہیں۔

مولانا نے فرمایا "میں نے تو سنا ہے کہ ان کی تعداد ۴۲۰ ہے"۔ یہ سنتے ہی مرزائی نے غصہ سے لال پیلا ہو کر کہا۔ "ہم آپ کے "دیو بند" پر پیشاب بھی نہیں کرتے"۔ مولانا نے بڑے دھیمے انداز میں جواب دیا کہ "میں تو جتنا عرصہ قادیان میں رہا کبھی بھی پیشاب کو نہیں روکا۔" اس پر مرزائی اول فول بکتا ہوا یہ جا وہ جا۔

ایک دفعہ مرزائیوں نے مناظرہ میں شرط رکھ دی کہ مناظر مولوی فاضل ہو گا۔ مولانا مناظرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مرزائی مناظر نے مولوی فاضل کی سند مانگی۔

مولانا نے فرمایا۔ افسوس کہ آج ہم سے وہ لوگ سند مانگتے ہیں جن کا نبی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا تھا۔

مولانا نے کچھ اس انداز سے اسے بیان کیا کہ مرزائی مناظر مناظرہ کئے بغیر ہی بھاگ گیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو کارہائے نمایاں و گرانقدر خدمات سر انجام دیں اس کا اندازہ منیر انکوائری رپورٹ سے ملتا ہے۔ کہ جہاں کہیں مسٹر جسٹس منیر آپ کی کسی تقریر کا حوالہ دیتا ہے۔ جل بھن کر دیتا ہے گویا مولانا کے طرز عمل نے مرزائیت و مرزائی نواز طبقہ کے خواب و خور حرام کر دیئے تھے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ملتان دفتر سے مولانا محمد شریف جالندھری، رحمتہ اللہ علیہ مولانا عبد الرحیم اشعر اور سائیں محمد حیات صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ گرفتار ہو کر سنٹرل جیل گئے وہاں پر اکابر و اصاغر کے ساتھ بڑی بہادری سے جیل کاٹی جیل میں بی کلاس کی سہولت حاصل ہو گئی تو مزاحاً مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ سے فرماتے تھے۔ کہ حضرت دیکھ لیں جو یہاں مل رہا ہے۔ دفتر جا کر وہی دینا ہو گا۔ مولانا محمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ مولانا محمد حیات جو کھانا ہے یہیں کھا لو دفتر میں تو وہی دال روٹی ملے گی۔

جیل کی سزا کاٹنے کے اتنے بہادر تھے کہ وہاں جا کر گویا باہر کی دنیا کو بالکل بھول جایا کرتے تھے۔ اتنا بہادر انسان کہ اس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

ملتان جیل میں ایک دفعہ درویش منش قیدی نے چنے منگوائے اور عصر کے بعد نمازیوں کے سامنے چادر پر بچھا کر پڑھوانے شروع کر دیئے۔ مولانا محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا تو جواب ملا اس لئے تاکہ مصیبت کم ہو۔ آپ نے فرمایا۔ آپ پڑھیں میں تو نہیں پڑھتا جو لکھا ہے وہی ہو گا۔ جتنے دن جیل میں رہنا ہے بہر حال رہیں گے۔ رہے اور بڑی بہادری سے رہے۔ ملتان سے لاہور بورسٹل و سنٹرل جیل میں منتقل ہوئے۔ دس ماہ بعد رہا ہوئے، رہا ہوتے ہی پھر مرزائیت کی تردید میں جت گئے۔ غرضیکہ اپنی دھن کے پکے تھے۔

مطالعہ کتب کا اتنا شوق تھا کہ فرائض و سنن کے علاوہ باقی تمام تر وقت مطالعہ میں گزرتا۔ وظائف و نوافل کے زیادہ عامل نہ تھے، وہ تسبیح و دانہ کے آدمی نہ تھے۔ کتابوں کے رسیا تھے۔ آخری عمر میں کمزوری و ناتوانی و ضعف بصر کے باوصف بھی یومیہ کئی سو صفحات تک مطالعہ کر جاتے تھے۔ ان کے سرہانے کتاب ضرور ہوتی تھی۔ خواب سے بیدار ہوئے مطالعہ میں لگ گئے یہی وجہ ہے کہ آپ کو حوالہ جات ازبر تھے۔ آپ کو قدرت نے بلا کا حافظہ دیا تھا۔ حافظہ و مطالعہ تقویٰ و اخلاص جذبہ ایثار و قربانی جادو بیانی جیسی صفات و خوبیاں مولانا میں ایسی تھیں جن کا دشمن

ہے آپ آجائیں آپ نے فرمایا۔ آپ چلیں میرا انتظام ہے۔ جب تمام قادیان کے مرزائی قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے تو تب کہیں جا کر قریب کے کسی گاؤں کے کارکن غلام فرید کو آپ نے پیغام بھجوایا۔ وہ ایک بیل گاڑی لایا، اس پر کتابیں لادیں اور سفر کر کے کئی دنوں بعد لاہور دفتر میں آ گئے۔ آپ کے عزیز و اقارب خیر پور میرس سندھ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی اطلاع پا کر آپ وہاں چلے گئے اور وہاں جا کر زراعت کا کام شروع کر دیا۔

ایک دن حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو کسی کا خط ملا کہ آپ لوگ تقسیم سے قبل ردِ قادیانیت کا کام کرتے تھے۔ قادیانیت آپ کے احتساب سے سہمی ہوئی تھی۔ آپ لوگوں نے توجہ کم کر دی، مرزائی دن رات اپنی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں، سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہی حال رہا تو پاکستان پر یہ یہ لوگ چھا جائیں گے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خط پڑھا تو تڑپ گئے۔ مولانا محمد علی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ سندھ سے مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کو ملتان بلوائیں۔ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی آمادہ نہ ہوتے تھے۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ایک ملازم رکھ دیا جو ان کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کی نیابت کرتا تھا اور یوں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ صاحب ملتان آ گئے۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے ملے۔ دوسرے دن ہی کچہری روڈ ملتان ایک دکان کا چوبارہ کرایہ پر لیا اور کام شروع کر دیا۔ پہلی علماء کی تربیتی کلاس لگی۔ مولانا محمد حیات استاد مقرر ہوئے تقسیم کے بعد پہلی کلاس میں یہ علماء شامل تھے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا قائم الدین علی پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری مولانا غلام محمد خانپوری، قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی، مولانا محمد عبداللہ سندھی، مولانا محمد یار چیچہ وطنی ان حضرات نے ردمرزائیت کا کورس مکمل کیا۔ کورس کے مکمل کرتے ہی ان حضرات کو اس ترتیب سے جماعت کا مبلغ مقرر کیا گیا۔

مولانا عبدالرحیم اشعر، فیصل آباد۔ مولانا محمد لقمان صاحب ننکانہ صاحب، مولانا یار محمد چنیوٹ، قاضی عبداللطیف، چیچہ وطنی مولانا غلام محمد، ملتان مولانا محمد عبداللہ، سندھ۔ ان حضرات نے کام شروع کیا اور تقسیم کے بعد جماعت کے یہ حضرات پہلے مبلغین قرار پائے۔ یوں عشق رسالت مآب ﷺ میں غرقاب یہ کاروان ختم نبوت اپنی منزل کی طرف پھر رواں دواں ہو گیا۔ حضرت مولانا کے شاگردوں کی اندرون و بیرون ملک تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے متذکرہ بالا حضرات کے علاوہ چند معروف مبلغین کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی لندن، حضرت مولانا عبدالمجید فجی آئی لینڈ، حضرت مولانا غلام محمد علی پور، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری، مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم شکر گڑھ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد پسرور، حضرت مولانا محمد حنیف گوجرانوالہ، حضرت مولانا عبدالوہاب، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن بہاول پوری، حضرت مولانا عبداللہ لودھیانوی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی، حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی، حضرت مولانا نذیر احمد بلوچ، حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی شور کوٹ، راقم آثم فقیر اللہ وسایا، علاوہ ازیں عالم اسلام کے ممتاز سکالر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے حکم سے قادیانیت نامی شہرہ آفاق کتاب ترتیب دی تو تمام حوالہ جات مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے مہیا کیے۔ انہوں نے کتاب کے عربی ایڈیشن میں آپ کو چلتا پھرتا کتب خانہ قرار دیا۔

ہے آپ آجائیں آپ نے فرمایا۔ آپ چلیں میرا انتظام ہے۔ جب تمام قادیان کے مرزائی قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے تو تب کہیں جا کر قریب کے کسی گاؤں کے کارکن غلام فرید کو آپ نے پیغام بھجوایا۔ وہ ایک بیل گاڑی لایا، اس پر کتابیں لادیں اور سفر کر کے کئی دنوں بعد لاہور دفتر میں آ گئے۔ آپ کے عزیز و اقارب خیر پور میرس سندھ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی اطلاع پا کر آپ وہاں چلے گئے اور وہاں جا کر زراعت کا کام شروع کر دیا۔

ایک دن حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو کسی کا خط ملا کہ آپ لوگ تقسیم سے قبل رد قادیانیت کا کام کرتے تھے۔ قادیانیت آپ کے احتساب سے سہمی ہوئی تھی۔ آپ لوگوں نے توجہ کم کر دی، مرزائی دن رات اپنی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں، سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہی حال رہا تو پاکستان پر یہ لوگ چھا جائیں گے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خط پڑھا تو تڑپ گئے۔ مولانا محمد علی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ سندھ سے مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کو ملتان بلوائیں۔ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی آمادہ نہ ہوتے تھے۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ایک ملازم رکھ دیا جو ان کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کی نیابت کرتا تھا اور یوں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ صاحب ملتان آ گئے۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے ملے۔ دوسرے دن ہی کچہری روڈ ملتان ایک دکان کا چوبارہ کرایہ پر لیا اور کام شروع کر دیا۔ پہلی علماء کی تربیتی کلاس لگی۔ مولانا محمد حیات استاد مقرر ہوئے تقسیم کے بعد پہلی کلاس میں یہ علماء شامل تھے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا قائم الدین علی پوری، مولانا محمد لقمان علی پوری مولانا غلام محمد خانپوری، قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی، مولانا محمد عبداللہ سندھی، مولانا محمد یار چیچہ وطنی ان حضرات نے رد مرزائیت کا کورس مکمل کیا۔ کورس کے مکمل کرتے ہی ان حضرات کو اس ترتیب سے جماعت کا مبلغ مقرر کیا گیا۔

مولانا عبدالرحیم اشعر، فیصل آباد۔ مولانا محمد لقمان صاحب ننکانہ صاحب، مولانا یار محمد چنیوٹ، قاضی عبداللطیف، چیچہ وطنی مولانا غلام محمد، ملتان مولانا محمد عبداللہ، سندھ۔ ان حضرات نے کام شروع کیا اور تقسیم کے بعد جماعت کے یہ حضرات پہلے مبلغین قرار پائے۔ یوں عشق رسالت مآب ﷺ میں غرقاب یہ کاروان ختم نبوت اپنی منزل کی طرف پھر رواں دواں ہو گیا۔ حضرت مولانا کے شاگردوں کی اندرون و بیرون ملک تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے متذکرہ بالا حضرات کے علاوہ چند معروف مبلغین کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی لندن، حضرت مولانا عبدالمجید فجی آئی لینڈ، حضرت مولانا غلام محمد علی پور، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری، مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم شکر گڑھ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد پسرور، حضرت مولانا محمد حنیف گوجرانوالہ، حضرت مولانا عبدالوہاب، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن بہاول پوری، حضرت مولانا عبداللہ لودھیانوی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی، حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی، حضرت مولانا نذیر احمد بلوچ، حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی شور کوٹ، راقم آثم فقیر اللہ وسایا، علاوہ ازیں عالم اسلام کے ممتاز سکالر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے حکم سے قادیانیت نامی شہرہ آفاق کتاب ترتیب دی تو تمام حوالہ جات مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے مہیا کیے۔ انہوں نے کتاب کے عربی ایڈیشن میں آپ کو چلتا پھرتا کتب خانہ قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ صاحب ارادے کے پکے اور اعصاب کے مضبوط انسان تھے۔ بڑے سے بڑے سانحہ کو وہ بڑی بہادری و جرات سے برداشت کر جاتے تھے۔ لیکن جب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو اس وقت ملتان میں نہ تھے۔ تبلیغ کے لئے سرگودھا کے سفر پر تھے۔ فون پر اطلاع دی گئی۔ پوری رات سفر کر کے علی الصبح دفتر پہنچے۔ دفتر کے صحن میں مولانا محمد علی جالندھری کا جنازہ رکھا تھا۔ دیکھتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اتنے روئے کہ انتہا کر دی، صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ مولانا محمد علی جالندھری کی وفات پر اپنی جان گنوا بیٹھیں گے زارو قطار رو رہے تھے اور بار بار کہتے کہ میں بہت نکما ہوں (یہ ان کی کسر نفسی تھی ورنہ وہ تو بہت ہی کام کے آدمی تھے) ہم لوگ دفتر میں بیٹھے رہتے یہ شخص (مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ) جفا کش و بہادر انسان تھا۔ دن رات ایک کر کے جان جوکھوں میں ڈال کر دفتر بنایا، فنڈ قائم کیا، اپنے کلیجہ کو دھیمی آگ پر اپنے ہاتھوں بھون بھون کر ہمیں کھلایا۔ اب ان جیسا بہادر و مخلص دوست و رہنما ہمیں کہاں سے میسر آئے گا۔ ہماری تیز و ترش باتیں سن کر خوشدلی سے نہ صرف ہماری بلکہ پوری جماعت کی خدمت کی ہائے اب مجھے محمد علی کہاں سے ملے گا جو میری سن کر برداشت کرے گا زارو زار رو رو کر دکھے ہوئے دل سے ایسا خراج تحسین پیش کیا کہ اس وقت دفتر میں موجود تمام ساتھیوں کے دل ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ دفتر میں کہرام مچ گیا۔ اس وقت دونوں بزرگ دنیا میں موجود نہیں مگر ان کی باہمی وفاؤں کی یادوں سے ہمارے دل معمور ہیں۔ اللہ رب العزت ان سب کی قبروں پر اپنی رحمت فرمائے۔

مولانا شعبان کے آخری دنوں میں معمولی بیمار ہوئے۔ ربوہ چنیوٹ سے لاہور گئے۔ وہاں سے اپنے گاؤں کوٹلہ مغلاں تحصیل شکر گڑھ تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ معمولی بیمار رہ کر رمضان شریف میں اللہ رب العزت کو پیارے ہو گئے۔ "عاش غریباً و مات غریباً" کا صحیح مصداق تھے۔ اس دنیا میں فقر ابوذر غفاری ؓ کے وارث و علمبردار تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے گاؤں تعزیت کے لئے جانا ہوا۔ قبرستان میں گئے۔ ان کی قبر کو خود رو بوٹیوں و جھاڑیوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ ایسے محسوس ہوا جیسے منوں مٹی کے نیچے ان کی میت کو رحمت پروردگار نے ڈھانپ رکھا ہو۔ اللہ رب العزت ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے (آمین ثم آمین)

☆

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریا خان

امیر۔ مولانا غلام فرید مہتمم دارالعلوم فاروقیہ، ناظم۔ قاری محمد ابو بکر، ناظم تبلیغ۔ مولانا محمد قاسم، ناظم نشر و اشاعت، چوہدری محمد اسلم، خازن۔ چوہدری احسان الحق نمائندہ مجلس عمومی۔ حضرت مولانا غلام فرید صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک سرور شہید

امیر حضرت مولانا عبد المجید صاحب، ناظم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد طاہر صاحب، ناظم نشر و اشاعت مولانا غلام محمد صاحب، خازن مولانا خدا بخش حقانی، نمائندہ مجلس عمومی حضرت مولانا عبد المجید صاحب

جماعتی سرگرمیاں

الحمدللہ سندھ جاگ اٹھا

ابوذر کے قلم سے

ختم نبوت کانفرنسوں و کنونشنوں کی رپورٹ

گزشتہ کچھ عرصہ سے اطلاعات مل رہی تھیں کہ صوبہ سندھ میں قادیانیوں نے ارتدادی مہم تیز کر دی ہے۔ تھر کے علاقہ میں قادیانیت قبول کرنے کے لئے قادیانی مرتدین بیعت فارم تقسیم کر رہے ہیں۔ پیسہ' نوکری' روزگار کے چکر میں سندھ کے عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال سن کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نےجمعیت علماء اسلام پاکستان کے سرپرست پیر طریقت قطب عالم حضرت قبلہ مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم کو والانامہ تحریر فرمایا جس میں اس صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ حضرت قبلہ مولانا عبدالکریم صاحب' پیر شریف کو قدرت نے رد قادیانیت کے سلسلہ میں ایک خاص ذوق و دیعت فرمایا ہے اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ تکوینی طور پر رد قادیانیت کے کام پر مامور ہیں۔ آپ نے حضرت امیر مرکزیہ کا خط پڑھتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام کو حکم فرمایا کہ صوبہ سندھ کے تمام ضلعی مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں علماء کنونشنوں کا اہتمام کیا جائے۔ علماء کرام اور عوام کو قادیانی دجل سے باخبر کیا جائے۔ آپ نے اپنے دستخطوں سے سندھ کے علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ حضرت کو حکم فرمایا کہ وہ اس دینی امر کے لئے تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سکرٹری جنرل مجاہد کبیر۔ خطیب شعلہ نوا۔ مرد حق جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو کو حکم فرمایا کہ وہ پورے سندھ کے جماعتی رفقاء کے نام ان کانفرنسوں و کنونشنوں کو کامیاب بنانے کے لئے سرکلر جاری کریں۔ جناب ڈاکٹر صاحب و مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے پروگرام ترتیب دیا۔ سرکلر جاری کر دیئے گئے۔ فون پر ہدایات دی گئیں اور یوں سندھ میں ختم نبوت کانفرنسوں و کنونشنوں کے لئے بھرپور تیاری شروع ہو گئی۔ مولانا جمال اللہ صاحب کراچی تشریف لے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی سے مشاورت کے بعد اشتہارات و دعوت نامے طبع کرائے اور صوبہ سندھ میں ان کی تقسیم ترسیل کا عمل شروع ہو گیا۔ مرکز کی نمائندگی کے لئے مولانا اللہ وسایا کو بلایا گیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین و رہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا راشد مدنی' مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر رفقاء نے بھرپور تیاری و انتظامات شروع کر دیئے۔

ختم نبوت کنونشن میرپور خاص

۷ جون بروز ہفتہ شام کو زکریا ایکسپریس سے مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری خطیب اسلام مولانا عبدالغفور حقانی و مولانا اللہ وسایا ملتان سے روانہ ہوئے۔ مولانا جمال اللہ روہڑی سے ان کے ساتھ ہو گئے تھے۔ روہڑی اسٹیشن پر مولانا بشیر احمد مولانا محمد حسین ناصر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ ۸ جون کو یہ قافلہ ٹنڈو آدم اترا۔ جہاں مولانا احمد میاں حمادی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا راشد مدنی سمیت یہ حضرات میرپور خاص کے لئے روانہ ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ سے ٹرین کے ذریعہ میرپور خاص تشریف لائے۔

۸ جون بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد مدنیہ میرپور خاص کی وسیع و عریض جامع مسجد میں علماء کنونشن شروع ہوا۔ ضلع بھر سے علماء کرام۔ جمعیت علماء اسلام کے عہدیداران تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد کا ہال بھرا ہوا تھا۔ بھرپور حاضری کے باعث کنونشن کی بجائے جلسہ عام کی شکل ہو گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور جامع مسجد مدینہ کے خطیب مدرسہ مدینۃ العلوم کے مہتمم حضرت مولانا قاری فیض اللہ صاحب میزبان تھے۔ مہمانوں کی خاطر مدارات کے لئے وسیع اہتمام کیا گیا تھا۔ جمعیت علماء اسلام میرپور خاص کے ضلعی صدر حضرت مولانا عبدالحفیظ سیال نے کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے قابل فخر بھرپور جدوجہد کی۔ ابتدائی تلاوت و نظم کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ ان کے بعد مولانا اللہ وسایا نے کنونشن کی غرض و غایت بیان کی۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے قادیانی کفریات کو طشت ازبام کیا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا جمال اللہ الحسینی نے فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی ذمہ داریوں کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے قرآن و سنت کی روشنی میں قادیانی فتنہ کی شرانگیزیوں پر سیر حاصل بیان فرمایا۔ سب سے آخر میں خطیب اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے قادیانی کفر کو للکارا۔ حضرات علماء کرام کو قادیانیت کے خلاف سینہ سپر ہونے کی تلقین کی۔ آپ کے مجاہدانہ خطاب سے قادیانیوں کے خواب مدخور حرام ہو گئے۔ آپ کی للکار سے میرپور خاص کے درودیوار گونج اٹھے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ اور قادیانی شرانگیزیوں پر حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ آپ کا ایمان پرور بیان ظہر تک جاری رہا۔ ظہر کی نماز حضرت مولانا قاری فیض اللہ نے پڑھائی اور کنونشن کی اختتامی دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس عمرکوٹ

صوبہ سندھ کے تھر کے علاقہ میں عمرکوٹ ضلعی صدر مقام ہے۔ ۸ جون بعد از عشاء عمرکوٹ کے بازار میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ وسیع و عریض پنڈال کو روشنیوں کے ذریعہ بقعۂ نور بنا دیا گیا تھا۔ سٹیج پر ضلع بھر کی دینی

قیادت' جمعیتہ علماء اسلام کے رہنمایان اور ختم نبوت کے مجاہدین تشریف فرما تھے۔ کنری۔ ڈگری۔ مٹھی ٹالھی اور دیگر شہروں و قصبات سے قافلے ویگنوں۔ بسوں۔ ٹرالیوں پر نعرے لگاتے ہوئے کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس میں حاضری بھرپور اور مثالی تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آج پورا ضلع ہی نہیں بلکہ پورا تھر قادیانی کفر کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جامع مسجد عمرکوٹ کے جناب مولانا عبدالرحمٰن جمالی۔ مدرسہ منبع العلوم عمرکوٹ کے مہتمم مولانا عبدالرحمٰن نہڑی۔ مولانا محمد ہاشم سومرو۔ مولانا مراد علی راہموں میزبان تھے۔ کانفرنس کے شرکاء کے لیے دیدہ دل فرش راہ کیئے ہوئے تھے۔ ابتدائی بیانات کے بعد مفتی حفیظ الرحمٰن نے امت مسلمہ کی مسئلہ ختم نبوت سے لازوال وابستگی کی برصغیر میں قادیانی کفر کے احتساب کی تاریخ بیان کی۔ مولانا اللہ وسایا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور نزول من السماء کے عنوان پر مفصل خطاب کیا مولانا جمال اللہ حسینی نے سندھ میں قادیانی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے قادیانی اور قادیانی نواز لابی کو للکارا کہ تم نے جان بوجھ کر ارتدادی مہم شروع کر کے اہل اسلام کو جوابی کاروائی پر مجبور کر دیا ہے۔ اگر قادیانیت اپنی حماقتوں سے باز نہ آئی تو اپنی اختیار کردہ ہلاکت کے گڑھے میں دفن کر دی جائے گی۔ مولانا احمد میاں حمادی نے قادیانی کفریات کو کھول کھول کر بیان کیا اور قادیانی کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ اس کائنات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا گستاخ گروہ قادیانی جماعت ہے گستاخ رسول کی شرعی سزا نافذ کر کے ان کے شر سے امت محمدیہ کو بچانا ہمارا دینی فریضہ ہے حضرت علامہ مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنی ایمان پرور تلاوت و سحربیانی سے سامعین کے قلب و جگر کو منور کیا آخر میں خطیب وادی مہران مجاہد فی سبیل اللہ مرد غازی علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نعروں کی گونج پر سامعین کے دلوں کی دھڑکن بن کر مائک پر تشریف لائے فلک شگاف نعروں سے عمرکوٹ کے درودیوار جھوم اٹھے۔ آپ نے تلاوت کی تو فضاء ساکت ہو گئی۔ خطاب کیا تو سامعین دم بخود ہو گئے قادیانی کفر کو للکارا تو قادیانیت تھرا اٹھی۔ آپ نے سامعین سے ختم نبوت پر کام کرنے کے لئے اپیل کی تو پورا مجمع لبیک لبیک کے نعرے لگاتا ہوا سروقد ہو گیا رات کے اڑھائی تین بجے تک آپ نے خطاب کیا۔ آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی کفر کو قانون کے کھونٹے پر باندھے۔ اگر حکومت نے تساہل کیا یا قادیانی باز نہ آئے تو پھر اسلامیان سندھ کی ختم نبوت دوستی کے سامنے قادیانی کفر کو بھاگنے کی مہلت نہیں ملے گی۔

ختم نبوت کنونشن ٹنڈو آدم

۹ر جون بروز پیر صبح دس بجے جامع مسجد مرکزی ٹنڈو آدم میں ضلع سانگھڑ کے علماء کرام کا کنونشن رکھا گیا تھا ضلع بھر سے جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین دینی مدارس کے مہتمم و مدرسین حضرات' مساجد کے آئمہ و خطباء' مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام و رضاکاروں نے بھرپور شرکت کی۔ ضلع کی بھرپور نمائندگی تھی۔ دور دراز تک شہروں اور دیہاتوں کے حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی کی سرپرستی میں

مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے رفقاء نے میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ جمعیتہ علماء اسلام کے راہنما مولانا عبدالغفار کھوسو‘ ٹنڈو آدم کے دینی مدارس کی شرکت نے کنونشن میں جلسہ عام کا سماں پیدا کر دیا۔ سانگھڑ کے مولانا عبدالغفور ٹنڈو آدم کے مولانا حفیظ الرحمٰن‘ مولانا راشد مدنی‘ شہداد پور جامعہ حسینیہ کے مہتمم خطیب اہل سنت مولانا محمد یوسف‘ مولانا جمال اللہ الحسینی لطیف آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسجد مدنی۔ خطیب اسلام مولانا عبدالغفور حقانی۔ حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔ مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ قراردادیں منظور کی گئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے بزرگ رہنما مولانا احمد میاں حمادی کی دعا پر ظہر کے بعد بخیروخوبی کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس بدین

۹ جون بعد از عشاء مہران چوک بدین میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ضلع بھر کے عوام نے قافلوں کی شکل میں کانفرنس میں شرکت کی۔ بدین کی تاریخ کا یہ عظیم الشان دینی اجتماع تھا۔

حضرت مولانا عبدالستار چاوڑو اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالغفور جتوئی نے صوبہ سندھ کے عظیم دینی رہنما شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے انتھک محنت کی۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ بدین میں باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے وسیع پیمانہ پر خوردونوش کا اہتمام کیا گیا تھا مولانا زبیر احمد میمن‘ ٹنڈو غلام علی‘ مولانا حافظ عبدالواحد منگریہ ٹنڈو باگو‘ مولانا محمد قاسم جمالی اور دیگر جمعیتہ علماء اسلام کی قیادت نے کانفرنس کے لئے دن رات ایک کر دیئے تھے۔ کانفرنس سے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن‘ جامعہ دارالفیوض سجاول کے مولانا غلام محمد‘ مولانا محمد عیسیٰ سموں‘ حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے قادیانی کفریات کو عوام کے سامنے بیان کیا تو عوام توبہ‘ توبہ پکار اٹھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی نے اپنے عالمانہ فاضلانہ منطقیانہ بیان سے سامعین کے قلب و جگر کو منور کر دیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے قادیانی عقائد پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ قادیانی چربہ اور نئے جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب لاہوری کو آڑے ہاتھوں لیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس مرتد کو بجرم ارتداد پھانسی پر لٹکایا جائے۔

آخری خطاب سندھ کے بے تاج شہنشاہ خطابت‘ جمعیتہ علماء اسلام سندھ کے روح رواں حضرت ڈاکٹر خالد سومرو کا ہوا۔ آپ نے بدین کے عوام کو کانفرنس کے کامیاب بنانے پر خراج تحسین پیش کیا۔ رات گئے تک آپ کی خطابت کی گرجدار آواز و گونج دار للکار سے بدین کے درودیوار پر وجد کی کیفیت طاری رہی۔ الحمد اللہ کانفرنس بدین میں قادیانی فتنہ کی بیخ کنی کا باعث ہوگی۔

ختم نبوت کنونشن سجاول

۱۰ جون بروز منگل سجاول کی تاریخی مرکزی جامع مسجد میں دن کے دس بجے ضلع ٹھٹھہ کے علماء کرام کا

کنونشن منعقد ہوا۔ سجاول میں صوبہ سندھ کی مرکزی قدیمی دینی درسگاہ دارالفیوض ہاشمیہ ہے۔ جس ﷺ حضرت علامہ شمس الحق افغانی جیسے اکابر علماءمدرس اور مولانا محمد شریف کشمیری (شیخ الحدیث جامع خیرالمدارس ملتان) جیسے طالب علموں نے دین کی شمع روشن کی۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب اس دینی جامعہ کے اولین بزرگوں میں سے تھے۔ آج کل حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' حضرت مولانا غلام محمد سومرو' مولانا محمد صالح مراد' مولانا مفتی نذیر احمد' حضرت مولانا عمران صاحب نے اکابر کی اس امانت کو سینے سے لگا رکھا ہے۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی فاضل اجل خطیب' نامور عالم دین اور جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر ہیں۔ آپ کی خطابت سے سندھ ہی نہیں بلکہ انگلستان بھی گونج اٹھا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے قدرت نے آپ کو قابل رشک جوہر سے نوازا ہے۔ آپ کی اخلاص بھری کاوشوں اور جمعیتہ علماء اسلام کے دیگر رہنماؤں کی محنتوں سے ضلع ٹھٹھہ کے علماء کرام کی بہت بڑی تعداد نے کنونشن میں شرکت کی۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادی' مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' حضرت ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا غلام احمد نے صدارت فرمائی۔ مقررین نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کرنے کا حاضرین سے وعدہ لیا۔ جامع مسجد کا وسیع ہال اپنی تمام وسعتوں کے باوجود سامعین کی کثرت سے تنگی داماں کی شکایت کرنے لگا۔ علماء کرام نے ضلع بھر میں قادیانی ارتداد کے سامنے سر سکندری بننے کا عہد کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد

۱۰؍ جون بعد از مغرب وحدت کالونی حیدر آباد کی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالمتین مرحوم کے جانشین حضرت مولانا جمیل الرحمٰن نے میزبانی کا فرض ادا کیا۔ فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے مغرب سے عشاء تک خطاب فرمایا۔ جامع مسجد وحدت کالونی میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا افتتاح فرمایا اور پھر دفتر ختم نبوت حیدر آباد لطیف آباد میں آپ کے اعزاز میں منعقدہ عشائیہ کے پروگرام میں شرکت فرما کر کراچی تشریف لے گئے۔ آپ کے صاحبزادگان مولانا محمد طیب' حافظ محمد یحییٰ اور آپ کے خادم خان عبدالرحمٰن آپ کے ساتھ تھے۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی سے تشریف لائے تھے۔ عشاء کے بعد آپ کے بیان سے کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جمعیتہ علماء اسلام کے مقامی صدر مولانا تاج محمد' ضلعی ناظم اعلیٰ حاجی عبدالمالک ٹالپر جامعہ مفتاح العلوم کے علماء کرام' قاری رفیق اللہ نے حضرت جمیل الرحمٰن اور ضلعی مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی کے ہمراہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور محنت کی۔ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی کا اخبارات سے مسلسل رابطہ رہا۔ خوبصورت قد آدم اشتہارات شائع کئے گئے تھے (جو ہفت روزہ شہادت حیدر آباد نے عطیہ کئے تھے)

مولانا راشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمٰن شمس نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا اللہ وسایا مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالغفور حقانی اور ڈاکٹر علامہ خالد محمود سومرو نے خطاب کیا۔ رات گئے تک

کانفرنس جاری رہی۔ حاضری بھرپور تھی اور عوام کا جوش و جذبہ قابل دید تھا۔

ختم نبوت کنونشن نواب شاہ

۱۱ر جون بروز بدھ دس بجے دن جامعہ کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں ضلع بھر کے علماء کرام کا ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ حضرت مولانا دوست محمد، حضرت مولانا محمد ارشد مدنی، حضرت مولانا محمد اسجد مدنی نے میزبانی کا فرض ادا کیا۔ ان حضرات کی بھرپور محنت سے شہر و ضلع کے علماء کرام، جمعیتہ علماء اسلام، دیگر دینی جماعتوں کے رہنمایان، دینی مدارس و جامعات کے علماء کرام، آئمہ و خطباء کی عدیم المثال حاضری تھی۔ جامع مسجد کا ہال و برآمدہ بھرے ہوئے تھے۔ مولانا احمد خان چانڈیو ضلعی صدر جمعیتہ علماء اسلام سکرنڈ سے مولانا عبدالکریم بروہی ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیتہ بچھیری اور دیگر کئی مقامات سے علماء کرام نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی حضرت مولانا محمد ارشد مدنی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا راشد مدنی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حقانی نے قبل از ظہر اجلاس سے خطاب کیا۔ جناب علامہ ڈاکٹر خالد محمد سومرو نے ظہر کے بعد مجاہدانہ ایمان پرور جہاد آفریں خطاب کیا۔ قراردادیں پاس کی گئیں جن میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی اور ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور طالبان کی افغانستان میں اخلاقی و مالی مدد کے لئے بھرپور عزم کا اظہار کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرو فیروز

۱۱ر جون بعد از عشاء جامعہ انوارالعلوم کنڈیارو کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ضلع بھر سے عوام و خواص نے وفود و قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ جمعتہ علماء اسلام کے راہنما مولانا محمد حسن لنگاہ صوبائی ناظم۔ مولانا عبدالرحمن ڈنگراج ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام حضرت مولانا محمد ادریس سومرو ضلعی صدر مولانا عبدالعلیم گھانگھرو نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے اعلیٰ پیمانہ کا اہتمام کیا تھا۔
سکھر کے پروفیسر مولانا عطاء محمد صاحب نے قادیانیت کی اسلام دشمنی و انگریز نوازی پر قادیانی کتب کے حوالہ سے تاریخی خطاب کیا۔ جمعیتہ علماء اسلام سندھ کے نامور راہنما۔ بلبل سندھ حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ نے بطور خاص کانفرنس میں شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا۔ خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کے ایمان افروز بیانات ہوئے۔ آخری خطاب مجاہد اسلام حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا ہوا۔ تین بجے رات کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کنونشن خیرپور میرس

جامعہ حمادیہ فی العلوم اسلامیہ خیرپور میرس میں ۱۲ر جون صبح دس بجے ضلع خیرپور میرس کے علماء کرام کا

کنونشن منعقد ہوا۔ حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی سیکرٹری نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ خیرپور کے کنونشن میں تشریف لائے۔ جمعیتہ علماء اسلام سندھ کے ناظم میر محمد میرک' حضرت مولانا خادم حسین خطیب اسلام' مولانا صدر الدین' مولانا محمد رمضان پھلپھوٹو نے کنونش کے لئے مثالی اہتمام کیا ہوا تھا۔ وفد میں شریک تمام علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ کرونڈی' بانڈی' ٹھیڑی سے علماء کرام کے وفود شریک ہوئے۔ گمبٹ سے شیخ عبدالسمیع صاحب کی قیادت میں علماء کرام اور جماعتی رفقاء کی ایک جماعت نے شرکت کی۔ اجلاس ظہر تک جاری رہا۔

تعزیت و عیادت

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم مالیات جناب مولانا محمد رفیق کے انتقال کی خبر سن کر وفد خیرپور سے سکھر آگیا۔ جہاں پر مرحوم کے صاحبزادگان سے اظہار تعزیت کیا۔

جمعیتہ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم کے سکھر میں میزبان اور خادم خاص اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر الحاج آغا سید محمود صاحب کی کمر پر معمولی پھوڑا کا آپریشن ہوا تھا۔ وہ ہسپتال میں داخل تھے ان کی عیادت کیلئے وفد ہسپتال گیا۔ جمعیتہ علماء اسلام سندھ کے رہنما مولانا میر محمد میرک صاحب بھی خیرپور سے سکھر تک وفد کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ تشریف لائے تھے۔ آپ نے جماعتی امور پر محترم ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو سے مشاورت بھی کی۔

ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

۱۲ جون بعد از عشا مین چوک پنوں عاقل میں ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے امیر مولانا محمد فاروق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جناب رفیق احمد جنرل سیکرٹری جمعیتہ علماء اسلام پنوں عاقل نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا محمد راشد مدنی کے بیان سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی مولانا اللہ وسایا اور مجلس علماء اہل سنت کے رہنما مولانا عبد الغفور حقانی کے بیانات ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا اختتامی بیان ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔ آپ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

خطبات جمعہ

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پنوں عاقل کی کانفرنس میں شرکت کے بعد خطبہ جمعہ اور ختم نبوت

کانفرنس لاڑکانہ کے انتظامات کے لئے لاڑکانہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ۱۳ جون کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جامع مسجد قاسم العلوم گھوٹکی میں جمعہ سے قبل مولانا جمال اللہ الحسینی اور جمعہ کے بعد خطیب اسلام مولانا عبد الغفور حقانی نے بیان فرمایا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے جامع مسجد مرکزی پنوں عاقل اور مولانا محمد راشد مدنی نے مین چوک کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جامع مسجد مرکزی بندر روڈ سکھر۔ جامع مسجد اللہ والی بندر روڈ سکھر کے اجتماعات جمعہ سے مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد نے بھی سکھر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس کندھ کوٹ

۲۳ جون بعد نماز عشاء کندھ کوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد راشد مدنی۔ مولانا جمال اللہ۔ مولانا اللہ وسایا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی اور حضرت مولانا عبد الغفور حقانی نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کنونشن ضلع جیکب آباد

۱۴ جون بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے مسجد اقصیٰ کوئٹہ روڈ۔ جیکب آباد میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ مولانا فیض محمد ڈول ڈاکٹر عبد الغنی انصاری ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام حافظ میر محمد بنگلانی اور دوسرے علماء کرام کی شبانہ روز کاوش سے ضلع بھر کے علماء کرام نے قافلوں کی شکل میں کنونشن میں شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی سندھ کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی' مولانا جمال اللہ الحسینی' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا اور مولانا عبد الغفور حقانی نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا فیض احمد صاحب مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام کی دعا پر کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر پریس کلب میں مجلس کے مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا۔ مولانا احمد میاں حمادی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس کا اہتمام جمعیت علماء اسلام کے صوبائی قائد علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی ہدایت پر جمعیت کے ضلعی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبد الغنی انصاری نے کیا تھا۔

ضلع شکارپور کے علماء کا خصوصی اجتماع

مدرسہ دارا القرآن شکار پور میں ۱۴ جون بعد نماز عصر ضلع بھر کے علماء کرام کا خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں سکولز و کالجز کے اساتذہ پروفیسر اور طلباء نے بھی شرکت کی۔ ملک کے نامور قاری القرآن حضرت مولانا قاری محمد علی مدنی کی ایمان پرور تلاوت سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی کے تعارفی

کلمات کے بعد عالمی مجلس کے راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے عہد نبویؐ سے لے کر دور حاضر تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے والی عظیم شخصیات کی جستہ جستہ تاریخ بیان کی۔ آپ کا خطاب مغرب کی نماز سے چند منٹ پہلے تک جاری رہا۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا غلام قادر پنوار کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس شکار پور

۱۴ جون بعد نماز عشاء لکھی گیٹ مین روڈ پر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عظیم الشان تاریخی اور مثالی بلاشبہ ہزارہا کا اجتماع تھا۔ حضرت مولانا غلام قادر، حضرت قاری محمد علی صاحب مدنی ان کے فرزند ارجمند حافظ مجیب الرحمٰن، حاجی نثار احمد میمن اور دوسرے علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں کی جدوجہد سے تاریخ ساز اجتماع ہوا۔ مخدوم القراء حضرت قاری محمد علی مدنی کی تلاوت سے شکار پور کے در و دیوار جھوم اٹھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ اور جامع اشرفیہ سکھر کے ناظم حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب۔ مہتمم جامعہ حمادیہ منزل گاہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور خطاب کیا مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی کے بعد سندھ کے بے تاج بادشاہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا تاریخی اور مثالی خطاب ہوا۔۔ آپ کی للکار سے قادیانی و قادیانی نواز لابیوں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہوگیا۔ آپ کے مجاہدانہ گونج سے قادیانیت لرزہ بر اندام ہوگئی۔ آخری خطاب ملک عزیز کے نامور خوش بیان مقرر حضرت مولانا عبد الغفور حقانی کا ہوا۔ رات ۳ بجے تک کانفرنس جاری رہی جماعت اسلامی اور شیعہ حضرات نے بھی اس روز اپنے اجتماعات رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ختم نبوت کانفرنس کے احترام میں اپنے پروگرام مختصر کردیے کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی اور انشاء اللہ اس کے دور رس نتائج بر آمد ہوں گے۔ باہر سے آنے والے تمام مہمانوں کے خورد و نوش کا حضرت قاری محمد علی صاحب مدنی نے اہتمام کیا تھا

ختم نبوت کنونشن دادو

۱۵ جون بروز اتوار دن کے ۱۰ بجے مدرسہ دار الفیوض دادو کے دار الحدیث میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن کی صدارت حضرت مولانا منظور احمد سومرو ضلعی امیر جمعیت علماء اسلام نے فرمائی۔ کنونشن سے مقامی علماءِ کرام کے علاوہ حضرت مولانا احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے خطاب کیا۔ صدارتی خطبہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد نے ارشاد فرمایا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے انجام دیے۔

ختم نبوت کانفرنس لاڑکانہ

۱۵ جون بعد نماز عشاء جناح باغ لاڑکانہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ استاد العلماء مولانا علی محمد حقانی نے صدارت فرمائی۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بھائی مولانا اقبال احمد سومرو مدرس جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن و الحدیث حاجی عبد الحمید جروار انجمن محمدی لاڑکانہ کے صدر اور جمعیت علماء اسلام کے دوسرے راہنماؤں نے کانفرنس کا لاڑکانہ کے شان و شایان اہتمام کیا مقامی و ضلعی علماء کرام کے علاوہ سندھ کے نامور خطیب خوش الحان عالم باعمل حضرت مولانا عبد الرزاق میکھو حضرت مولانا اللہ وسایا۔ حضرت مولانا عبد الغفور حقانی اور سب سے آخر میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا بیان ہوا۔ کانفرنس رات کے ۳ بجے تک جاری رہی۔ مقررین نے ممتاز بھٹو کی عبوری دور حکومت میں بدترین قادیانیت نوازی کی پر زور مذمت کی۔ ملک میں قادیانی ججز کے تقرر پر حکومت سے سخت احتجاج کیا گیا اور یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ لاڑکانہ کی تاریخ میں ختم نبوت کے عنوان پر اپنی نوعیت کی عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔

وفد کی پیر شریف حاضری

۱۶ جون فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا احمد میاں حمادی کی قیادت میں ڈاکٹر علامہ خالد محمود سومرو۔ مولانا اللہ وسایا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا راشد مدنی۔ مولانا محمد علی صدیقی نے صوبہ سندھ کے معروف بزرگ راہنما روحانی شخصیت شیخ طریقت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان کی خدمت میں خانقاہ پیر شریف میں حاضری دی۔ ڈاکٹر خالد محمود۔ مولانا اللہ وسایا نے صوبہ سندھ کے دورہ کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے ختم نبوت کے سلسلہ میں ان اجتماعات کی کامیابی پر بھرپور خوشی کا اظہار فرمایا اور ڈھیروں دعاؤں سے جمعیت علماء اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت اور وفد کے ارکان کو نوازا۔

ایک ضروری پیغام

ملاقات کے دوران مولانا اللہ وسایا کے حوالہ سے ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو نے حضرت اقدس سے عرض کیا کہ بعض لوگ اپنی تقریروں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانی ایک وجہ سے کافر ہیں اور فلاں فرقہ ۱۳ یا ۱۲ وجوہات کی بنا پر کافر ہے۔ ہمارے خیال میں ان غیر ذمہ دار مقررین کے بیانات سے قادیانیت کے کفر کی تخفیف ہوتی ہے جو شرعاً ناجائز اور قابل مذمت ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں ان کے کفر کو کسی کے ساتھ نتھی کرنا یا مشروط کرنا یا ان پر قیاس کرنا بہت بڑی زیادتی ہے اس سے قادیانی کے کفر کی

تخفیف ہوتی ہے اور قادیانیوں کو شعوری یا غیر شعوری طور پر اس سے فائدہ پہنچانے والی بات ہے۔ جو کہ نہ صرف غیر مستحسن ہے بلکہ فعل مردود ہے۔ ایسا کہنے والوں کو سخت احتیاط لازم ہے۔ ایسی غیر ذمہ دارانہ بیان بازی سے دین اسلام اور ختم نبوت کے کاز کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اکابر کے طریقہ کار پر ہم سب

کو کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ قادیانی فتنہ جلد اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے اللہ رب العزت قادیانی فتنہ سے امت کو خلاصی نصیب فرمائیں۔ حضرت اقدس نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صحت و عافیت کا پوچھا اور ان کے لئے سلام ارشاد فرمائے۔ آپ کی دعا پر ختم نبوت سندھ کا یہ عظیم الشان تبلیغی سفر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ

*

انتخابات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ

امیر حضرت مولانا محمد حسین صاحب، ناظم صوفی محمد شفیق صاحب، ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم صاحب، ناظم نشرواشاعت، شیخ عبدالرزاق صاحب، خازن حاجی محمد حسین، نمائندہ مجلس عمومی حضرت مولانا عبدالرحیم

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دلے والا ضلع بھکر

امیر مولانا محمد بختاور عثمانی، ناظم جناب عبدالمجید ساجد، ناظم تبلیغ مولانا ضیاء الرحمن صاحب، ناظم نشر و اشاعت جناب شفاء اللہ خازن جناب محمد اقبال، نمائندہ مجلس عمومی جناب عبدالمجید ساجد

قافلہ آخرت

خدام اہل سنت کے نامور خطیب حضرت مولانا عبدالحمید فاروقی تلہ گنگ پچھلے دنوں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ لاہور میں ڈاکٹر مطیع الرحمن صاحب شہید کردیئے گئے۔ مجلس علماء اہل سنت کے ناظم نشر و اشاعت مولانا عبدالحق مجاہد کے والد گرامی کا انتقال ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کے جواں سال صاحبزادے واصل بحق ہوئے۔ ملک منظور الٰہی اعوان سیال کوٹ کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنما اور ہر دل عزیز علمی شخصیت حضرت مولانا محمد رفیق صاحب اللہ رب العزت کو پیارے ہوگئے۔ ان سب حضرات کے لئے مجلس کے مرکزی دفتر میں قائم مدرسہ تعلیم القرآن میں قرآن خوانی کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان سب حضرات کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان تمام حضرات کے پسماندگان میں برابر کی شریک ہے۔ اور قافلہ آخرت کے مسافرین کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں (آمین) ادارہ

نبی کریم ﷺ کے القاب و اعلام

گلہائے عقیدت بحضور خاتم النبیین ﷺ

محمد متین خالد

سید ابرار	احمد مختار	مدنی تاجدار	حبیب غفار
محبوب ستار	خاصہ کردگار	شافع یوم قرار	صدر انجمن لیل و نہار
آفتاب نوبہار	سرور عالم	مونس آدم	قبلہ عالم
کعبہ اعظم	جان مجسم	نور مجسم	فخر دو عالم
مرسل خاتم	خیر مجسم	صبر اقوم	صدر مکرم
نور مقدم	آیہ محکم	نیر اعظم	مرکز عالم
وارث زمزم	اجود و احکم	مبداء کائنات	مخزن کائنات
منشائے کائنات	مقصود کائنات	سید کائنات	سرور کائنات
مقصد حیات	منبع فیوضات	افضل الصلوات	اکمل تحیات
خلاصہ موجودات	صاحب آیات	صاحب معجزات	باعث تخلیق کائنات
جامع صفات	اصل کائنات	فخر موجودات	ارفع الدرجات
اکمل البرکات	واصل ذات	صاحب التاج	صاحب المعراج
صاحب المحشر	سید البشر	مسبب الرزق والعلم	صاحب لوح و قلم
سید عرب و عجم	صاحب جود و کرم	وجہ باران کرم	شمس الضحیٰ
عشق نور خدا	بدر الدجیٰ	آفتاب ہدیٰ	صدر العلیٰ
نور الہدیٰ	کہف الوریٰ	صاحب جود و سخا	خیر الوریٰ
خواجہ دو سرا	بحر جود و سخا	ابر لطف و عطاء	اعتماد شفاء
پیکر تسلیم و رضا	محرم اسرار حرا	سید و آقا	کعبہ اصفیاء
قبلہ اغنیاء	مجسم روح فزا	سرور انبیاء	حسن صبر و رضا
ضیاء خوش ادا	شمع غار حرا	راس عدل و قضا	دست عطا
بے بہا مہ لقا	بے غرض بے ریا	بے ہوا باصفا	پارسا مصطفیٰ

سرفراز رضا	تاجدار غناء	سدرۃ المنتہیٰ	صاحب رشد وہدیٰ
مظہر رب نور العلی	وجہ تخلیق ارض وسماء	جلوہ حق نما	سید الانبیاء
نور راہ ہدیٰ	مطلع دل کشا	مقطع جاں فزا	جان صبح ومساء
سرور انبیاء	رہبر اولیاء	روح ارض وسماء	شارع لا الٰہ
خاتم الانبیاء	چشم امواج بقاء	رونق منبر نبوت	چشمہ علم وحکمت
نازش سند امانت	غنچہ راز وحدت	جوہر فرد عزت	ختم دور رسالت
محبوب رب العزت	مالک کوثر وجنت	سلطان دین وملت	شمع بزم ہدایت
مخزن اسرار ربانی	مرکز انوار رحمانی	مصدر فیوض یزدانی	قاسم برکات صمدانی
دانش برہانی	صابر وشاکر	مدثر ومزمل	مزمل ومرسل
انتہائے کمال	منتہائے جمال	منبع خوبی وکمال	بے نظیر وبے مثال
فخر جہاں	عرش مکاں	شاہ شہاں	نیر خشاں
انجم تاباں	ماہ فروزاں	صبح درخشاں	نور بداماں
جلوہ ساماں	جبہہ تاباں	سرو خراماں	سنبل پیچاں
ماحی عصیاں	حارس گیہاں	نیر تاباں	مہر درخشاں
خواجہ گیہاں	مونس دل شکستگاں	راحت قلوب عاشقاں	نور دیدہ مشتاقاں
صورت صبح درخشاں	پشت پناہ خستگاں	موجب ناز عارفاں	باعث فخر صادقاں
رحیم بے کساں	حب غریباں	شاہ جناں	جان جاناں
قبلہ زاہداں	کعبہ قدسیاں	ہمدم نوح	رہبر خضر
رہبر موسیٰ	ہادی عیسیٰ	شان کریمی	خلق خلیلی
نطق کلیمی	زہد مسیحا	عفت مریم	حسن مجرد
دولت سرمد	ساقی کوثر	شافع محشر	نور مقطر
فیض موبد	فوز مخلد	بدر منور	حامی مضطر
روح مصور	مرسل داور	زلف معنبر	اشرف واکمل
احسن واجمل	احمد مرسل	مظہر اول	جسم مزکی
قلب مجلی	مہر نبوت	مہر رسالت	مہر جلالت
عین عدالت	خضر دلالت	قسیم وجسیم	تسنیم ووسیم
رؤف ورحیم	مہر صداقت	خلیل وحکیم	حامل قرآن
باطن قرآن	مظہر رحمت	مصدر رافت	مخزن شفقت
عین عنایت	مظہر انوار حق	مصدر اسرار حق	ہادی روشن ضمیر
خواجہ بیکس نواز	بشری القویٰ	خیر الوریٰ	محب الوریٰ

صادق البیاں	آخر الزماں	جمیل الشیم	شفیع الامم
منبع جود والکرم	شہریار حرم	سحاب کرم	مہر کرم
گنج نعم	شاہ امم	سید الطیبین	خطیب النبیین
امام المتقین	امام العالمین	اول المسلمین	محبوب رب العالمین
سید المرسلین	خاتم النبیین	شفیع المذنبین	نور مبین
طٰہٰ و یٰسین	انیس الغریبین	رحمتہ للعالمین	مظہر اولین
حجت آخرین	آبروئے زمین	اکرم الاکرمین	راحت العاشقین
مراد المشتاقین	شمس العارفین	سید العارفین	سراج السالکین
مصباح المقربین	محب الفقراء والغرباء والمساکین	امام المتقین	وارث علوم اولین و آخرین
مورث کمالات آخرین	صادق و امین	مفسر قرآن مبین	روشن جبین
سلطان دین	سید الثقلین	مکی الحرمین	امام القبلتین
وسیلہ فی الدارین	صاحب قاب قوسین	سید الکونین	سرور کونین
نور رب رحمان	محبوب رب المشرقین والمغربین		جد الحسن والحسین
محبوب رب دوجہاں	قاسم علم و عرفاں	راحت قلوب عاشقاں	سرور کشوراں
راحت عاصیاں	فخر کون و مکاں	شفقت بیکراں	چارہ گر چارہ گراں
رہبر انس و جاں	تاب جاں	ہادی گمراہاں	شافع عاصیاں
حامی بے کساں	راحت قلب و جسم و جاں	شاہ دوراں	ہادی جہاں
قرار بے قراراں	غمگسار دل فگاراں	انیس بے کساں	چارہ گر آزردگاں
سکون دردمنداں	راحت دل خستگاں	پناہ بے پناہاں	نگاہ بے نگاہاں
دمساز غریباں	شفیق غم نصیباں	امید ناامیداں	مونس افسردگاں
مددگار ضعیفاں	نگہدار یتیماں	معین بے قراراں	خانہ بے خانماں
ندیم کور بختاں	ہمدم کوتاہ دستاں	نصیر عاجزاں	مایہ بے مائیگاں
رفیق درویشاں	خیر خواہ دشمناں	شہنشاہ زمین و زماں	ثروت بے ثروتاں
قوت بے قوتاں	خلاصہ دوجہاں	شہ عرش آستاں	وجہ تخلیق کون و مکاں
نیر تاباں	مہر درخشاں	خواجہ گیہاں	دلبر رحمٰن
ماہ فروزاں	نازش قدسیاں	جان جہاں	ایمان جہاں
فخر جہاں	نور فاراں	محسن انساں	پناہ گاہ جہاں
مونس دل تنگاں	راحت قلوب عاشقاں	نور دیدہ مشتاقاں	انیس دل فگاراں
رہبر راہبراں	قرار قلب پریشاں	سرور دوراں	عاشق یزداں
چشمہ عرفاں	وارث ایماں	مرکز ایماں	مشعل ایماں

حاصل ایماں	محور ایماں	شہریار مرسلاں	شاہ رسولاں
شہ شاہاں عرش مکاں	خیر الانام	خیر الانبیاء	خیر البریہ
خیر الناس	بشیر و نذیر	سراج المنیر	روح بزم سخن
بہار گلشن	جان جہاں	فخر زماں	جان ایقاں
منبع ایمان	طبیب الروح	طیب الفتوح	عطیہ عظیم
زینت دو عالم	سراپا شان رحمت	ہادی برحق	رفیع العرب
امام الناس	سید الناس	صاحب محشر	صاحب کوثر
طیب و طاہر	علیم و عدیل	قائد الخیر	الکریم و الطبیب
جامع مکارم اخلاق	شافع یوم نشور	حبیب و یسیب	نجیب و قریب
صاحب شمشیر و نگیں	شہنشاہ کشور کشا	گدائے بے نوا	نمونہ صدق و وفا
راہبر و رہنما	نبی آخر الزماں	مرشد انس و جاں	تاجدار حرم
بحر سماعت	گل کدہ فردوس	سلطان مدینہ	معنی قرآن مبیں
امین الٰہی	رفیع المدارج	شہنشاہ وحدت	طبیب نہانی
مظہر شان کبریا	حامد و محمود	مرجع خاص و عام	مظہر کبریا
حبیب خدا	شاہ رحمت	شوکت دیں	آفتاب چرخ ہدایت
تاجدار ملک ہدایت	مطلع نبوت	مقطع نظم رسالت	اورنگ نشین اصالت
زیب فرق سیادت	مخزن امامت و امارت	وجہ وجیہ خلقت	راز آشنائے مشیت
پیغمبر دین فطرت	شہکار کمال قدرت	خواجہ کون و مکاں	باعث چنیں و چناں
روح روان دو جہاں	مقصود سجود قدسیاں	اصل اصول گیہاں	خرد عرش نشاں
مالک خلد جناں	ضامن روضہ رضواں	حافظ گلشن ایماں	حاصل کشت ارماں
راحت قلب پریشاں	چارہ گر کلفت جاں	نائب حضرت رحماں	رحمت عالم و عالمیاں
سرور وسعت کائنات	نازش جملہ موجودات	مصدر حسن کمالات	شافع عرفہ محشر
نافع اسود و احمر	رافع ارذل و اصغر	قاسم سبیل و کوثر	متصرف خشک و تر
نور الانوار	باذن رب اکبر	حضور پر نور	شافع یوم النشور
سر الاسرار	سید ابرار	مظہر غفار	وجہ لولاک لما
مہمان شب اسریٰ	مقیم قصر دنی	رازدار رب العلی	حبیب ذات کبریا
پیکر اصطفاء و اتقیاء	سبب دافع الآفات والتردد	عزم جواں	کوہ گراں
محبوب رب	شاہ عرب	امی لقب	عالی نسب
نقش خرد	ناز احد	شان حمد	از ازل تا ابد
شیریں زباں	شیوہ زباں	گوہر فشاں	بحر رواں

آن فقر	شان تمدن	شہریار تجمل	طرحدار عرب
نگار شریعت	بہار قریش	شاہد رب ودود	حامل وحی و کتاب
مظہر آئین حق	مخزن دین مبیں	روح سراپا طہور	شارح بعث و نشور
کاشف غیب و شہود	وارث تاج و سریر	عبد خدائے جلیل	ہم سفر جبرائیل
فخر ذبیح و خلیل	رشک مسیح و کلیم	زینت بیت الحرام	رونق اقصائے شام
صاحب محراب قدس	زینت محفل	شافع عاصیاں	سراج ضو فگن
دولت توحید	ساقی کوثر	پیکر نوری	آیہ رحمت
شہنشاہ زمن	چہرہ ام الکتاب	خلق عظیم	لطف عمیم
سرخیل بنی آدم	سلطان معظم	سرور بنی آدم	روح روان عالم
انسان عین وجود	دلیل کعبہ مقصود	کاشف سر مکنون	خازن علم مخزون
اقامت حدود و احکام	تعدیل ارکان اسلام	امام جماعت انبیاء	مقتدائے زمرۂ اتقیا
قاضی سند حکومت	مفتی دین و ملت	قبلہ اصحاب صدق و صفا	کعبہ ارباب حلم و حیا
وارث علوم اولین	مورث کمالات آخرین	مدلول حروف مقطعات	منشاء فضائل و کمالات
منزل نصوص قطعیہ	صاحب آیت بینہ	حجت حق الیقین	تفسیر قرآن مبین
تصحیح علوم متقدمین	سند انبیاء و مرسلین	عزیز مصر احسان	فخر یوسف کنعان
مظہر حالات مضمرہ	مخبر اخبار ماضیہ	واقف امور مستقبلہ	عالم احوال کائنہ
حافظ حدود شریعت	ماحی کفر و بدعت	قائد فوج اسلام	دافع جیوش اصنام
نگین خاتم سروری	خاتم نگین پیغمبری	سر اسرار طریقت	یوسف کنعان جمال
سلیمان ایوان جلال	منادی طریق رشاد	سراج اقطار و بلاد	اکرم اسلاف
اشرف اشراف	لسان حجت	طراز مملکت	نورس گلشن خوبی
چمن آرائے باغ محبوبی	گل گلستان خوش خوئی	لالہ چمنستان خوبروئی	رونق ریاض گلشن
آرائش نگارستان چمن	طرۂ ناصیہ سنبلستان	قرۂ دیدۂ نرگستان	گلدستہ بہارستان جنان
رنگ افزائے چہرۂ ارغواں	طراوت جوئبار دل جوئی	تراوش شبنم رحمت	توتیائے چشم بصیرت
نسرین حدیقہ فردوس بریں	روح رائحہ ریاحین	چمن خیابان زیبائی	بہار افزائے گلستان رعنائی
نخل بند بہار نو آئین	رنگ آمیز لالہ زار رنگین	رنگ روئے مجلس آرائی	رونق بزم رنگیں ادائی
گلگونہ بخش چہرۂ گلنار	نسیم اقبال بہار ازہار	نکہت عنبر بیزان گلزار	اصل اصول
بیخ فروغ نخلستان ناسوت	فارس میدان جبروت	شہسوار مضمار لاہوت	شاہباز آشیان قربت
طاؤس مرغزار جنت	شگوفہ شجرۂ محبوبیت	ثمرۂ سدرۂ مقبولیت	نوبادۂ گلزار ابراہیم
نورس بہار جنت نعیم	اعجوبہ صنعت کدۂ بو قلموں	زینت کارگاہ گوناگوں	لعل آبدار بدخشان رنگینی
در یتیم گوش مہ جبینی	جگر گوشہ کان کرم	دستگیر درماندگان امم	یاقوت نسخہ امکان

روح روان عقیق و مرجان	خزانہ زواہر ازلیہ	گنجینہ جواہر قدسیہ	گوہر محیط احسان
ابر گہربار نیساں	لولو بحر سخاوت و عطا	گہر دریائے مروت و حیا	مشکبار صحرائے ختن
گل ریز دامن گلشن	غالیہ سائے مشام جان	عطر آمیز دماغ قدسیاں	جوہر اعراض جواہر
منشاء اصناف زواہر	مخزن اجناس عالیہ	معدن خصائص کاملہ	مقوم نوع انساں
ربیع فصل دوراں	مکمل انواع سافلہ	مربی نفوس فاضلہ	اختر برج دلبری
خورشید سماء سروری	آبروئے چشمہ خورشید	چہرہ افروز ہلال عید	ہلال عید شادمانی
بہار باغ کامرانی	صفائے سینہ نیر اعظم	نور دیدہ ابراہیم و آدم	زیب نجم گلستاں
گل ماہتاب باغ آسماں	مشرق دائرۂ تنویر	مشرق آفتاب منیر	شمس چرخ استواء
چراغ دودمان اجلاء	مجلی نگار خانہ کونین	سیارۂ فضائے قاب قوسین	زہرۂ جبین انوار
غرہ جبہہ اسرار	عقدہ کشائے عقد ثریا	ضیائے دیدۂ ید بیضاء	نور نگاہ شہود
مقبول رب ودود	بیاض روئے سحر	طراز فلک قمر	جلوۂ انوار ہدایت
لمعان شموس سعادت	نور مردمک انسانیت	بہائے چشم نورانیت	شمع شبستان ماہ منور
قندیل فلک مہر انور	مطلع انوار ناہید	تجلی برق و خورشید	آئینہ جمال خوبروئی
برق سحاب دلجوئی	مشعل خور تاب لامکاں	ترنج ماہ تاب درخشاں	سہیل فلک ثوابت
اعتدال امزجہ بسائط	مرکز دائرۂ زمین و آسماں	محیط کرۂ فعلیت و امکاں	مربع نشین مسند آشنائی
زاویہ گزین گوشہ تنہائی	مسند آرائے ربع مسکوں	رونق مثلثات گردوں	معدن نہار سخاوت
منطقہ بروج سعادت	اوج محدب افلاک	رونق حضیض خاک	اسد میدان شجاعت
اعتدال میزان عدالت	سطح خطوط استقامت	حاوی سطوح کرامت	طبیب بیماران ضلالت
نباض محموماں شقاوت	علاج طبائع مختلفہ	دافع امراض متضادہ	جوارش مریضان محبت
معجون ضعیفان امت	قوت دلہائے ناتواں	آرام جاں ہائے مشتاقاں	تفریح قلوب پژمردہ
دوائے دلہائے افسردہ	مقدمہ قیاس معرفت	ممہد قواعد محبت	عقل اول سلسلہ عقول
مبدء ضوابط فروع و اصول	نتیجہ استقرائے مبادی عالیہ	خلاصہ مدارک ظاہرہ و باطنہ	رابطہ علت و معلول
واسطہ جاعل و مجعول	مدرک نتائج محسوسات	مجمع اسرار مجردات	جامع لطائف ذہنیہ
مجمع انوار خارجیہ	حقیقت حقائق کلیہ	واقف اسرار جزئیہ	مبطل مزخرفات فلاسفہ
مثبت براہین قاطعہ	اوسط طرفین امکان و وجوب	واسطہ ربط طالب و مطلوب	معلم دبستان تفرید
مدرس مدرسہ تجرید	سالک مسالک طریقت	واقف رموز حقیقت	اثبات وحدت مطلقہ
برہان احدیت مجردہ	خزینہ اسرار الہیہ	گنجینہ انوار قدسیہ	تصفیہ قلوب کاملہ
تزکیہ نفوس فاضلہ	سردفتر دیوان ازل	خاتم صحف ملل	تخم مزرع حسنات
ترغیب لکل سعادات	جمع محاسن فتوت	کفایت حوائج خلقت	ہادی سبیل رشاد
استیعاب قواعد سداد	شیرازہ مجموعہ فصاحت	بحجت حدائق بلاغت	سراج وہاج ہدایت

تحفہ کیمیائے سعادت	تکمیل دلائل نبوت	صحیفہ احوال آخرت	لب اصول ادب
بیاض زواہر جواہر	تمہید نوادر بصائر	مقتدائے صغیر و کبیر	مفتاح فتح قدیر
میزان نزل ابرار	مفید مستفیدان اسرار	قلزم درر و قلائد	درج جواہر عقائد
تیسیر اصول تاسیس	روضہ گلستان تقدیس	احیائے علوم و کمالات	مطلع اشعۃ اللمعات
مقدمہ طبقات بنی آدم	رہنمائے دین محکم و مسلم	تشریح حجت بالغہ	تصریح واقعات ماضیہ
تقریر قصص انبیاء	تحریر معارف اصفیاء	دلیل مناسک ملت	منتقی ارباب بصیرت
وسیلہ امداد فتاح	سبب نزہت ارواح	خازن کنز دقائق	در مختار بحر رائق
ذخیرہ جواہر تفسیر	مشکوٰۃ مفاتیح تیسیر	جامع اصول غرائب معالم	مصدر صحاح بخاری و مسلم
منظور مدارک عالیہ	مختار عقول کاملہ	ملتقط کتاب تکوین	نہایت مطالب مومنین
انسان عیون ایمان	قرۃ عینین انسان	منبع شریعت و حکم	مجمع بحرین حدوث و قدم
خلاصہ مآرب سالکین	انتہاء منہاج عارفین	شرف ائمہ دین	ترجمہ شریعت متین
زیور غرائب تدقیق	تلخیص عجائب تحقیق	ناقد نقد تنزیل	ناسخ توریت و انجیل
حافظ مفتاح سعادت	کشف غطاء جہالت	واقف خزائن اسرار	کاشف بدائع افکار
عالم علوم حقائق	جذب قلوب خلائق	زیب مجالس ابرار	نور عیون اخیار
تہذیب لطائف علیہ	تجرید مقاصد حسنہ	بیاض انوار مصابیح	توضیح ضیاء تلویح
حاوی علوم سابقین	قانون شفاء لاحقین	معدن عجائب و غرائب	مدار مکارم و مناقب
نقش فصوص حکمیہ	منتخب جواہر مضیئہ	مبین علم و ایقان	حصن حصین امتنان
تبیین متشابہات قرآنیہ	غایت بیان اشارات فرقانیہ	تنقیح دلائل کافیہ	تصحیح براہین شافیہ
زبدہ اہل تطہیر	ملجاء صغیر و کبیر	غواص بحار عرفان	زبدہ ارباب احسان
مرقات معارج حقیقت	سلم مدارج معرفت	موضح صراط مستقیم	نجات القصوی
معراج اصحاب کمالات	قوت قلوب ممکنات	صفاء ینابیع طہارات	وقایہ احکام الہیہ
الحق مبین انوار شمسیہ	دستور قضاۃ و حکام	ایضاح تبسیر احکام	نور انوار مطالع
تنویر منار طوالع	کمال بدور سافرہ	طلعت بوارق متجلیہ	مورد فتح باری
تابش نور سراجی	بحر جواہر درایت	طغرائے منشور رسالت	عدیم اشباہ و نظائر
امین کنوز و ذخائر	ملخص مضمرات عوارف	شرح مبسوط معارف	سراج شعب ایمان
برزخ وجوب و امکان	در تکمیل الافاضہ	ملتقی بحر فضائل	ناطق فصل خطاب
میزان نصاب احتساب	منشاء فیض وافی	مہداء علم کافی	تبییض در مکنون
موجب سرور محزون	سراج برہان قاطع	نقایہ دلیل ساطع	رافع لواء ہدیٰ
حکمت بالغہ خدا	ضوء مصباح عنایت	معلی زاد آخرت	عمدہ فتوحات رحمانیہ
مخزن مواہب لدنیہ	نتیجہ دلائل خیرات	لمعات مطالع مسرات	قاموس محیط اتقان

بلاغ مبین فرقان	نہر خیابان توحید	نور عین خورشید	شمس بازغہ مشارق انوار
رونق ربیع بستان ابرار	شناور قلزم ملاحت	آبیار جوئے لطافت	تراوش ابر سیرابی
ابر بہار شادابی	سحاب در افشاں سخاوت	نیسان گہربار عنایت	کوثر عرصہ قیامت
سلسبیل باغ جنت	آب حیات رحمت	ساحل نجات امت	روح چشمہ حیواں
آشنائے دریائے عرفان	یتیم عبداللہ	جگر گوشہ آمنہ	شاہ حرم
قائد انسانیت	فرمانروائے عالم	شہنشاہ کونین	رحمت دارین
سرور عالم	خلق مجسم	بحر ہدایت	کان سخاوت
گنج سعادت	مہر رسالت	رہبر اعظم	مرسل خاتم
آئینہ ضیائے دیں	رونق دو جہاں	جلوۂ دل نشیں	شہ جہاں رنگ
شہ سخا و جود	رحمت یزداں	سرچشمہ ہدایت	حقیقت قرآں
شمع فروزاں	تاجدار رسولاں	شاہ عرب	جلوۂ حق
احسان مشیت	روح دو عالم	شاہ رسولاں	حسن ازل شہکار قدرت
آخر مرسلین	مظہر صبح دین	آفتاب ہدیٰ	صاحب عز و جلو
سلطان المشارق و سلطان المغارب	سید الانوار	صاحب الجمال و الکمال	صاحب العلیٰ
نازش انسانیت	نگہبان آدمیت	پیکر جود و سخا	سرچشمہ مہر و ولا
مصدر صبر و رضا	قرار قلب و جاں	رمز کن فکاں	غمگسار انس و جان
مہر سکوت ہفت اختراں	غلغلہ کون و مکاں	دوائے درد دوراں	سرور کائنات
مبشر رسولاں	منتظر نبیاں	ماہ عرب	جوہر آئینہ
مہر عجم	شمع حقیقت	سید الاولین	اکرم الاخرین
شفیع المذنبین	راہ نورد جادۂ اسریٰ	اکرم الاولین	بدر الدجیٰ
شمس الضحیٰ	امین جلوۂ دو سرا	جلال عظمت آدم	جمال عالم امکاں
فانوس ایوان جہاں	کلاہ بے کلاہاں	ساقی کوثر بکف	جناب خیر البشر
نیر بطحا	انجم طٰہٰ	زینت کعبہ	رونق منبر
گوہر وحدت	آیہ رحمت	کان فتوت	بحر نبوت
جان دو عالم	مقدم و متقدم	آخر و اول	والی و مولا
اعلیٰ و اولیٰ	ملجا و ماویٰ	شافع و متشفع	شفیع و مستشفع
طاہر و مطہر	مطہر و اطہر	فاضل و متفضل	مفضل و مفضل
محسن و متجاوز	اسنیٰ و اتقیٰ	صدوق و صادق	مصدق و مصدوق
خاشع و متخشع	اتقیٰ و اخشیٰ	خلاصہ موجود	غفور و غافر
مظفر و اظفر	احسن و اعلیٰ	حماد و حامد	حمید و محمد

مجید و مجد	طویل النجاد	رفیع العماد	عمید و نجید
متجد و نور مجدد	ترجمان خداوند واحد	احید و احاد	وحید و محید
موحد و حائد	اوحد و احید	مشہود و شاہد	موعود و واعد
موجود و واجد	سجاد و ساجد	زاہد و عاضد	مقصود و قاصد
محفوظ و حافظ	مضبوط و ضابط	مبعوث و باعث	والی و وارث
صاحب ذوائب	وضوح دلالت	کمال اشارت	نذیر ملاحم
جاہ و جلالت	بشیر مراحم	بشرو طلاقت	نقیب و نقاوت
بخت و سعادت	ظہور زعامت	شہود شہامت	رئیس رسل
سائد و قائد	فتاح و فاتح	ممنوح و مانح	طلیق الملامح
کثیر التلاوت	کریم المناسب	رفیع الجوانب	صاحب مواہب
طیب مطیب	الین و اطیب	مختص و منجب	مطلوب و طالب
راغب و مرغب	عاقب و معقب	رہاب و راہب	تواب و تائب
اواب و آئب	حریص مناقب	نفور مثالب	سموح صفوح
صاحب تاج و معراج	میزان و سلطان	برہان و حجت	رحیب الذراع
عظیم اللواء	عتیق النہار	طویل الیمین	اغر الجبین
راجح و ناجح	بالغ و شائع	لامع و لاحق	ناصح و واضح
واضع و راضع	ضارع و وارع	بارع و نافع	شافع و سائق
فائق و شارق	بارق و حاذق	راتق و فاتق	ناسک و ناجز
مخبر و منذر	قانع و قانت	وثیق العری	امین القوی
مختار الہدیٰ	فصیح الحمیٰ	مزیل الردیٰ	رسول الرضا
نبی الرجا	امام الوریٰ	نور مقمر	مرفوع و مشفوع
سلطان صدق و صفا	مرد میدان فقر و فنا	متین و مکین	حصن حصین
نگار حسین	مشہود و مورود	موعود و محمود	محفود و محشود
ناشر و کاشر	زین المعاشر	نبیہ و وجیہ	خالص و مخلص
مثبت و ثابت	ممدوح و مداح	مقتفی و مکتفی	زاخر و عانی
منتخب و منتجب	محترف و مجتہد	متبتل و مکمل	مقتبل و مطلع
ادوم و احشم	ارحم و حاتم	قیم و قائم	ازکی و مزکی
مزکی و زکی	امی الوریٰ	مرجو و مامول	شہنشاہ پنہان و پیدا
مقصود و معہود	ناموس توراۃ موسیٰ	ناموس انجیل عیسیٰ	خیار الوریٰ
خیر البرایا	بحر زاخر	نجم زاہر	بدیع و رفیع

سمیع و سریع ملیح و مسیح مسیح و متیح نصیح و نجیح
رجیح و فصیح حنیف و شریف لطیف و نظیف عفیف و منیف
ظریف و زلیف بیان و لسان حنان و منان مصارع و مصالح
نبی الملاحم رسول السرایا مجیر البرایا صقیل الثنایا
عظیم المزایا کریم السجایا جمیل المحیا جزیل العطایا
حجۃ اللہ جمیع البرایا خازن علم مخزون مکنون و مکتوم
منبع علم و عرفان مجمع حسن و احسان نبی المتاب وحید الطراز
راجح الحلم قاسم العلم ثاقب الفہم نافذ العزم
قاصد و مقتصد سامع و مستمع متقبل و محتسب صابر و مصطبر
ناصر و منتصر محرم و معتمر منتہائے غایتی مونس و حدقی
غایۃ مقصدی اریجی مرتقی متقی
مہتدی موصول و واصل فاروق و فاصل حمال و حامل
قوال و قائل عادل و عائل راجل و راجت غارس و غارف
معروف و عارف مدعو و داعی صدق اقاویل حسن افاعل
مرفق و مروح مفرج و مرتل اکلیل و کامل مکمل و مومل
مومول و آمل اثیل و موئل کریم المداخل شریف الشمائل
کفیل الیتامی ثمال الارامل کثیر النوافل جم الفواضل
سیم و قسیم عدیل و مقابل مثل و مثال مثیل و مماثل
اول الاولین آخر الآخرین سید المسلمین قائد المومنین
اشرف العالمین شافع المذنبین ملجا الاملین منجا الہالکین
غایۃ الطالبین نخبۃ المتقین زبدۃ الصالحین عاصم البائسین
خاتم المرسلین اعلم العالمین اکرم الاکرمین اعبد العابدین
احمد الحامدین اجود الاجودین اعمل العاملین اکمل الکاملین
افضل الفاضلین مفضل المفضلین اعدل العادلین اعقل العاقلین
اطہر الطاہرین اصبر الصابرین ابصر الناظرین اشکر الشاکرین
اذکر الذاکرین اسمع السامعین اشفع الشافعین اشجع العالمین
اوسع الواسعین اصدق الصادقین اجود الناس انجد الناس
اسعد الناس اجرا الناس اقرا الناس اہنا الناس
ارجح الناس ارفع الناس اجمع الناس املح الناس
اوسع الناس اشجع الناس اخشع الناس امنع الناس

انصح الناس	افصح الناس	ابلغ الناس	افضل الناس
اکمل الناس	اعدل الناس	اجمل الناس	اوصل الناس
اقوم الناس	احکم الناس	اکرم الناس	اعظم الناس
اکثر الناس	اغیر الناس	ابہر الناس	اغزر الناس
اسیر الناس	اشہر الناس	اطہر الناس	اظہر الناس
اراف الناس	اشرف الناس	اثبت الناس	اطیب الناس
اعذب الناس	اقرب الناس	امکن الناس	احسن الناس
اصدق الناس	اشرف الانبیاء	امین الانبیاء	اخطب الانبیاء
شارع مشرع	مفخر مرسلاں	افتخار زماں	فخر دوراں
افضل الانبیاء	انیس مونس	جلیس مجالس	صدیق مصادق
ندیم منادم	قرین مقارن	قریب مقرب	جار مجاور
عف و عروف	عطوف و شکور	صبور و غفور	غیور و جسور
ودود و حمود	نصیر و شہیر	شہید و رشید	سعید و جلید
سدید و اسد	شدید و اشد	رفیق و رتیق	شفیق و طلیق
عماد و علم	مستغیث و قسم	مستغاث و حکم	قطب و ہمام
وصول و حمول	ملقی و موقی	حسن سرائر	صاحب غدائر
مولائے قحطان و عدنان	مقدام و علام	صاحب خیر و مغنم	صاحب خیر و مقسم
کریم و مکرم	محرم و مقدم	عظیم و معظم	اعظم و متمم
مختم و معلم	حکیم و محکم	کلیم و مکلم	مساو و مسود
معمم و مزمزم	مغرم و مغنم	محلل محرم	صفوۃ آل ہاشم
سالم و مسالم	معلوم و عالم	علیم و معلم	وسیم و قسیم
جسیم و نسیم	حلیم و ہضیم	یتیم و مقوم	قویم و مقیم
سراج عوالم	سر مرسلین	سرور جزو و کل	میر کون و مکاں
سرچشمہ جاوداں	مجتبیٰ و مصطفیٰ	منتقی و مرتضیٰ	ملتجی و مرتجی
مقتدا و مہتدا	جواد و اجود	گنج مکنوز و محروز	محفوظ و مرموز
اصدق قائل	انجح سائل	افلج و ابج	اودع و ابلج
اکحل و [illegible]	اشکل و اشب	بالمومنین رؤف و رحیم	نجم مشعشع
سیف معصم	اعز الانام	اجل البرایا	طراز الکمال
بدیع الجمال	بسیط النوال	زمیم و امام	بحر مطمطم
کنز معلم	عیان و مکتتم	احمد کل عالم	شاہکار منور

موید و معزز	مہذب و مبلغ	مظفر و میسر	وقور و موفر
خبیر و مخبر	بشیر و مبشر	بصیر و مبصر	مشیر و مشاور
مذکور و ذاکر	مشکور و شاکر	صبار و صابر	جبار و جابر
قتال و زاجر	منظور و ناظر	منصور و ناصر	مغفور و غافر
ضحوک و ضاحک	میمون و مامون	خیر البشر	مالک بحر و بر
فارق خیر و بشر	افتخار زماں	نور مبین منزل	شاہد و صادق
صامت و ناطق	گنج مواعظ	صادق و مصدق	شافع و مشفع
یٰسین و طاسین	طٰہٰ و طامیم	مجموع و جامع	ممنوع و مانع
مسکین و قانع	بائس و دافع	دلیل و اصیل	خلیل و وکیل
کفیل و نبیل	مقیل و منیل	مزمل و مجیل	مہیل و محیل
اجل و جلیل	اجیر و مجیر	حفیظ و عزیز	اعز و معزز
حسیب و نسیب	نجیب و نقیب	رقیب و حبیب	قریب و نسیب
طبیب و صلیب	اریب و غیب	مجیب و مجاب	مہاب و شہاب
حجاب و مہیمن	یمن مبین	برہان امین	ایمن و آمن
مومن و موقن	اول و آخر	مطاع و مطیع	مستنیر و منیر
مصباح مشرق	مختار مخلوق خالق	سباق و سابق	مسعود و اسعد
سعد الخلائق	بالغ و بلیغ	مشفوع و شافع	شفیع و مشفع
رفیع و مرفع	رحمت و مرحمت	واعظ و موعظت	مزمل و اواہ
مدبر و ناظر	ناصب و خیر	غیث و غوث	مغیث و غیث
غیاث الوری	نبی الہدی	شاہ کیہاں	سرور والا حشم
سید عالی ہمم	مختار اولاد آدم	خواجہ کون و مکاں	خیر الوری
مہبط وحی	معدن حکمت	مہر ابد تاب	مطلع انوار سعیر و سینا
صادق و صدق	مصدوق و صدوق	مطلع نور ازل	مقطع تنزیل خدا
مظہر حق جلی	معنی سر الاسرار	زائر عرش بریں	معتکف غار حرا
رحمت عالمیاں	مرحمت آدمیاں	شافع روز جزا	بادشہ ہر دو سرا
مکفی و مقتف	میزان و قتال	عروف و عہدہ	واد و مفتاح
کافی و مکتف	ضحوک و ازکی	حکم و حاکم	حمیم و ممنوح
صفوح و صفوہ	مصلح و منجی	عزیز و اتقی	احشم و حاتم
حملو و قدوہ	حلیم و جواد	جامع و جد	مقیل و معطا
مختار و ملجا	مطاع و مولا	مفزع و موئل	ملاذ و ماوی

نور انوار	لوح محفوظ	اسم مسطور	شمع سبل
ختم رسل	عقل کل	دلیل سبل	سلطان کل
پیمانہ ودو زیاں	مستودع سر نہاں	خاتم پیغمبراں	مستغاث مرسلاں
ندیم بے کساں	مونس برگشتہ بختاں	انیس بے دلاں	غمگسار دوستاں
خیر خواہ دشمناں	تسکین مشتاقاں	قرار عاشقاں	داد خواہ محتشگی
رمیدہ خاطراں	ہمدم سینہ فگاراں	رفیق خستگاں	دولت کوتہ نصیباں
متاع مذنباں	شب چراغ رہ نورداں	سراج سالکاں	شمع راہ عالماں
آفتاب عارفاں	چارۂ بے چارگاں	مایہ بے مایگاں	خانہ بے خانماں
امان بے اماں	پاسبان عقل و دل گم کردگاں	کارواں در کارواں	نور بصر
آرام جاں	رحمت ہر دو جہاں	مظہر فیض اتم	مطلع صبح ظہور
سرور کونین	سالار حشین	ملاوا النشائین	ولی الدولتین
خیار العالمین	سبط اسماعیل	جد حسین	عظیم العفو
فیاض الیدین	واسع الصدر	عظیم المسکین	مردم چدم وجود
محرم رب ودود	کاشف ظلمات ریب	معدن لطف عمیم	مخزن خلق عظیم
مہبط وحی قدیم	معقل دین قویم	خاصہ خاصان حق	بندۂ و بندر رب
مصحف خلوق	قاموس رب	شاہ موجودات	سلطان کل
صاحب تنزیل	خیر الوری	خیر الرسل	شاہ ملک جا۔ ں
مقتدائے انبیاء	عروۃ الوثقی	محسن انسانیت	پیکر صدق و صفا
مظہر لطف و عطا	مصدر جود و سخا	کان حیا	شان ..
آن ولا	رحب الذری	شافی الصدئی	بیت الندئی
غوث الوریٰ	نجم الہدیٰ	سر دفتر جمیع رسل	۔ خیر نزل
عشق تمام و عقل کل	شمع سبل	ختم رسل	عقل کل
دلیل سبل	دانائے سبل	مولائے کل	ختم الرسل
مرکز دیدار کل	قافلہ سالار کل	مدرس انوار کل	صاحب چار قل
سلطان کل	احمد مجتبیٰ	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	

محمد شاہد دیں جان ایماں — محمد رحمت حق لطف یزداں

بہار ہشت جنت رنگ و بویش — بہشت نہ فلک خاک ز کویش

ابد از ہستی او آفریدہ — عدم را سایہ او نور دیدہ

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین کی شہادت دینے والے اور ایمان کی جان ہیں۔ آپؐ حق تعالیٰ کی رحمت اور اللہ کا لطف و کرم ہیں۔ آپ کے رنگ و بو ہی سے آٹھ بہشتوں کی بہار قائم ہے۔ آپؐ کے کوچے کی خاک نو آسمانوں کے لیے بہشت کا مقام رکھتی ہے۔ آپؐ کی ہستی ہی سے ابد پیدا کیا گیا ہے اور آپؐ کا سایہ آنکھوں کا نور ہے۔)

محمد بشیر خالد

ایوان صدر میں قادیانی

سابقہ گورنمنٹ کے اعلیٰ آفیسر جناب محمد بشیر خالد صاحب کی یاداشتیں روزنامہ "باخبر" کوئٹہ میں بعنوان "ایوان صدر میں سولہ سال" شائع ہورہی ہیں یکم جون ۹۷ء کو بارھویں قسط شائع ہوئی ہے۔ اسمیں ایک عنوان ہے "ایوان صدر میں قادیانی" وہ پیش خدمت ہے۔ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ بدبخت ازلی انگریز کے زلہ خوار مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریۃ البغایا ظفر اللہ قادیانی مرتد اعظم سے لیکر ایک کلرک تک کس طرح قادیانیوں نے ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ ان درندہ صفت بدفطرتوں کی ایک جھلک اس مضمون میں آپ ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

ایک صاحب عبدالوحید تھے تعلیم میٹرک تک تھی انہیں وائسرائے ہاؤس دہلی میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے کلرک بھرتی کروایا تھا۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت پاکستان OPT کرنے والا عملہ کراچی پہنچا تو عبدالوحید سب کلرکوں میں سنیئر قرار پائے چوہدری صاحب نے جو وزیر خارجہ تھے اعانت فرمائی اور عبدالوحید گورنر جنرل کے سیکرٹریٹ میں سپرنٹنڈنٹ بنادیئے گئے۔

۱۹۵۵ء میں میجر جنرل سکندر مرزا تشریف لائے تو اسسٹنٹ سیکرٹری فرخ امین کو جنہیں قائد اعظمؒ کے پی اے ہونے کا اعزاز حاصل رہا تھا اور بعد میں خواجہ ناظم الدین اور غلام محمد کے منظور نظر رہے تھے ٹرانسفر کردیا گیا ان کی جگہ عبدالوحید کو اسسٹنٹ سیکرٹری بنایا گیا اب کی دفعہ اس کی سفارش چوہدری صاحب نے ہیگ (ہالینڈ) سے کی تھی جہاں وہ بین الاقوامی عدالت کے جج کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے اگرچہ وحید کا شمار سکندر مرزا کے ذاتی سٹاف میں ہونے لگا تھا، تاہم ضروری تربیت نہ ہونے کے سبب عبدالوحید کی ذمہ داریاں دفتری کاموں تک محدود رہیں۔

یہ شخص کٹر قادیانی تھا چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی سرپرستی حاصل تھی اس کے علاوہ ایم ایم احمد (ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن) اور بھٹو دور میں ملک گیر شہرت پانے والے اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری وقار احمد (جو رشتے میں عبدالوحید کے بھانجے تھے) عبدالوحید کے مربی اور نگران کے فرائض انجام دے رہے تھے عبدالوحید کے ایوان صدر میں موجود ہونے کے سبب قادیانی جماعت کے امیر اور خلیفہ مرزا ناصر احمد ربوہ سے تشریف لاتے تھے تو عبدالوحید کو میزبانی کا شرف بخشا کرتے اور عبدالوحید ہمیں فخر سے بتایا کرتا، فرخ امین نے عبدالوحید کو اس کے مقام پر رکھا ہوا تھا فرخ امین چلا گیا تو عبدالوحید نے پر پرزے نکالے اور خوب نکالے کیونکہ قدرت اللہ شہاب طبیعت کی نرمی کی وجہ سے عبدالوحید کو لگام ڈالنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

قائداعظمؒ کے مزار کی تعمیر کا مسئلہ معرض التواء میں چلا آرہا تھا۔ تعمیر کی غرض سے خطیر رقم ایوان صدر کی تحویل میں تھی عبدالوحید نے اس رقم میں اضافہ کرنے کے بہانے شہاب صاحب کو قائل کرکے اس رقم سے مزار کے لئے مختص شدہ سرکاری قطعہ زمین پر دکانیں تعمیر کروائیں جسے شیشہ مارکیٹ کا نام دیا گیا۔

یہ مارکیٹ آدھی رات تک کھلی رہتی تاکہ سارا دن مصروف رہنے والے لوگ باگ رات کو شاپنگ کرسکیں اس

مارکیٹ کی تعمیر میں عبدالوحید نے صرف ایک آفس اسسٹنٹ مرزا عبدالرحمان کو اپنے ساتھ رکھا تیسرے کسی شخص کو علم نہ ہونے دیا کہ ٹھیکہ دار کون ہے؟ انجنیئر کون ہے؟ دکانیں کون الاٹ کرتا ہے؟ کرایہ کون وصول کرتا ہے؟ حساب کتاب کون رکھتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ بس ایک عبدالوحید اور دوسرا مرزا عبدالرحمان

مرزا عبدالرحمان خود بڑا آزاد خیال مشہور تھا البتہ اس کا والد آنجہانی مولوی عمر دین مشہور قادیانی مبلغ اور قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کا قریبی دوست تھا گویا قادیانیوں کے مطابق مولوی عمر دین "صحابی" کے درجہ پر فائز رہا تھا۔

یہ مارکیٹ خوب چلائی گئی شام کے بعد عبدالرحمان اور عبدالوحید وہیں اپنا دفتر بھی لگاتے عبدالوحید کے بقول ایک طرف قائد اعظم میموریل فنڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تو دوسری طرف سرکاری زمین غیر قانونی تجاوزات سے محفوظ رہی۔

جب دارالحکومت کراچی سے راولپنڈی منتقل ہوا تو عبدالوحید کو راولپنڈی آنا پڑا مگر اپنے مرزا عبدالرحمان کو کراچی شبینہ مارکیٹ میں اپنا نمائندہ بنا کر چھوڑ دیا، چند ماہ بعد محسوس ہوا کہ سیٹھ صاحب کے منیجر کی بجائے مرزا صاحب خود سیٹھ ہی بن بیٹھے ہیں تو عبدالوحید نے مارکیٹ بند کروا کر بلڈوزر چلوا دیئے عبدالرحمان نے نام بھی کمایا اور دام بھی اس کے ساتھ کاروبار کا تجربہ حاصل ہوا سو پھوں کو خون بھی لگ گیا۔

اچھے کاموں کا شوق ہو تو اللہ تعالیٰ اچھے اسباب پیدا کر دیتا ہے نیت بری ہو تو خدا ڈھیل دیئے جاتا ہے اتنی ڈھیل اور رسی اتنی دراز کہ بعد میں مشکیں کسنے کا وقت آئے تو رسی کم نہ پڑ جائے۔

ایوب خان تشریف لا چکے تھے اور مزار قائد کی تعمیر ایوب خان کی پہلی ترجیحات میں سے تھی ابتدائی مراحل کے بعد تعمیر شروع ہوئی۔

عبدالوحید پہنچ گئے قدرت اللہ شہاب کی خدمت میں عرض کی کہ جناب پی ڈبلیو ڈی اور دوسرے ادارے بڑا گھپلا کرتے ہیں اس لئے میٹریل کی سپلائی ہمیں اپنے ہاتھ رکھنی چاہیئے سنگ مرمر مردان اور ملاکوری سے مہیا ہونا تھا ان جگہوں کے دورے شروع ہو گئے سنگ مرمر کے تاجروں کو خبر ہو گئی وہ لال کرتی ہیں عبدالوحید کے گھر کا طواف کرنا شروع ہو گئے مزار قائد کی تعمیر کی نگرانی کرنے کے لئے کنسلٹنگ انجنیئر کی ضرورت تھی چنانچہ تلاش کرنے سے مطلب کا آدمی مل گیا، پی ڈبلیو ڈی سے ریٹائر شدہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر عبدالرحمان ان کے لئے ایوان صدر میں اسسٹنٹ سیکرٹری بڑی چیز تھی جب بھی عبدالوحید بلاتا، سر کے بل تشریف لاتے اور ادب کے ساتھ گفتگو کرتے عبدالوحید کو اب بھی ایک عبدالرحمان میسر آگیا تھا ایوان صدر سے باہر سنگ مرمر کی خریداری کو دخل اندازی کی نہ جرأت تھی اور نہ ہی حق حاصل تھا عبدالوحید اس سلسلے میں مختار کل تھا البتہ آفس اسسٹنٹ مرزا عبدالرحمان توبہ تائب کر کے دوبارہ خدمت پر مامور ہو چکا تھا

افسران بالا کے لئے اتنی بات ہی وجہ اطمینان تھی کہ مزار کی تعمیر پروگرام کے مطابق جاری ہے گھپلا کس نوعیت کا ہو رہا تھا اور کون کر رہا تھا؟ انہیں اس سے دلچسپی نہ تھی۔

عبدالوحید نے موقع پا کر مطالبہ کیا کہ چونکہ اس کے فرائض منصبی میں گرانقدر اضافہ ہوا ہے لہذا اسے اسسٹنٹ

سیکرٹری سے ترقی دے کر ڈپٹی سیکرٹری بنایا جائے سیکرٹری شہاب صاحب نے کہا ٹھیک ہے پریذیڈنٹ صاحب کی منظوری کے بعد وزارت خزانہ سے رجوع کیا گیا تاکہ ضابطے کی کارروائی پوری ہو، کسی نائب قاصد کو دس پندرہ روپیہ ماہانہ اضافہ کی بات ہوتی تو وزارت خزانہ کے افسران بال کی کھال اتارنا شروع کر دیتے یہ تو صرف ایک افسر کا رتبہ بڑھانا اور اس کی تنخواہ میں چار پانچ سو روپیہ ماہوار کا اضافہ کرنا تھا اور بس، افسر بھی ایوان صدر کا جس سے کسی وقت کام بھی پڑ سکتا تھا لہٰذا اعتراض کر کے کیا لینا تھا؟

پولیس نوں آکھاں رشوت خورتے فائدہ کیہہ
بوتھی ہو جاے ہوردی ہورتے فائدہ کیہہ

منظوری آ گئی اور عبدالوحید ڈپٹی سیکرٹری بن گیا۔ دریں اثناء عبدالوحید نے اسلام آباد کے سیکٹر جی سکس میں جو سب سے پہلے آباد ہوا تھا ایک مکان بنوالیا راقم کو اس مکان کو دیکھنے کا اتفاق ہوا

قدرت اللہ شہاب جو اب سیکرٹری وزارت اطلاعات تھے اور ان کی بیگم ڈاکٹر عفت شہاب بھی ہمراہ تھیں غسل خانے تو خیر مرمر کے ہونے ہی تھے کمروں کے فرش اور مکان کی چار دیواری (اندر کی طرف سے) سنگ مرمر کی تھی صرف کمروں کی چھتوں پر پلستر تھا قائد اعظم کے مزار والاقدس سنگ مرمر بیگم شہاب سے کہے بغیر نہ رہا گیا کہنے لگیں۔ وحید صاحب کا مکان گھر نہیں بلکہ کسی مغل بادشاہ کا مقبرہ لگتا ہے عبدالوحید بتایا کرتا تھا کہ اپنی تنخواہ میں سے ایک طے شدہ رقم قادیانی جماعت کو ماہوار بھیجنا پڑتی ہے قائد اعظم کے مزار کی بدولت ماہانہ چندے میں یقیناً اضافہ ہوا، قائد اعظم میموریل فنڈ سے شبینہ مارکیٹ اور سنگ مرمر کی سپلائی کی (سر دردی) سے کاروبار کا وسیع تجربہ ہو گیا تھا پریزیڈنٹ کے سیکرٹری اب این اے فاروقی تھے جو خود بھی مرزائی تھے ان سے منظوری لے کر قائد اعظم میموریل فنڈ سے چھ عدد کالے رنگ کی فورڈ پر یفکیٹ کاریں خرید کر ٹیکسیاں رجسٹرڈ کروائیں جن کی نمبر پلیٹ پر کیو ایم ایف لکھوا گیا تھا تاکہ ٹریفک پولیس کا عملہ قائد اعظم کے احترام میں ان ٹیکسیوں کا بھی احترام کرے اگر بالفرض ٹریفک پولیس والے اپنی ہوس میں اندھے بھی ہو چکے ہوں تو ان کی انکھوں کا نور بحال کرنے کے لئے ڈرائیور فوراً وہ کاغذ دکھا دے جس پر لکھا تھا کہ یہ ٹیکسی ایوان صدر سے تعلق رکھتی ہے تاکہ پولیس والا پیچھے ہٹ کر سلام کرے اور اگلے سپاہی کو اشارہ کر دے کہ "جان دیوس" بھروسے کے ڈرائیور بھرتی کیئے گئے تھے جن سے روزانہ کی وصولی دولت خانہ پر ہوتی۔

حساب کتاب کے لئے اب کی دفعہ مرزا عبدالرحمان کو نظر انداز کر کے اپنے پی اے عبدالقادر بھٹی اور نائب قاصد سرفراز خان کی خدمات حاصل کر لی گئیں حق خدمت کے طور پر انہیں ٹیکسیوں کی آمدنی میں سے ماہانہ الاؤنس دیا جاتا یہ مشغلہ ۱۹۶۸ء تک جاری رہا اس دوران سیکرٹری صاحبان کی تبدیلیاں ہوتی رہیں قدرت اللہ شہاب کے بعد تھوڑی مدت کے لئے میاں ریاض الدین و اعجاز نائیک تشریف لائے تھے ان کے بعد این اے فاروقی اور سید فدا حسین تشریف لائے تھے مگر عبدالوحید سب کی آنکھوں میں خاک جھونکنے میں کامیاب رہا، نہ ہی کسی کوتوال شہر کو مسجد کے زیر سایہ اس خرافات پر انگلی اٹھانے کی جرات ہو سکی ایوان صدر میں سیکرٹریٹ کے عملے نے عبدالوحید کے بارے میں کھسر پھسر شروع کر دی تو بات عبدالوحید تک پہنچی آدمی ہشیار تھا وقت پر گڑ بڑ بھانپ کر تدارک کر لیتا تھا۔

سید فدا حسین کے پاس گیا کہ جناب ایوان صدر میں غریب عملے کو ان کی لمبی خدمات کے عوض صوبائی حکومت سے تھوڑی تھوڑی سرکاری اراضی دلوائی جائے فدا حسین نے کہا ٹھیک ہے گورنر موسیٰ کے نام چھٹی لکھ کر لاؤ، چھٹی لکھ کر لے گئے دس بارہ چپڑاسیوں کے لئے ساڑھے بارہ ایکڑ (آدھا مربعہ) اور فہرست کے آخر میں خود اپنا نام اور اس کے آگے صرف سوا ایکڑ یعنی چار مربع زرعی اراضی چھٹی روانہ ہوئی گورنر موسیٰ کے سٹاف نے دیکھا تو ان کے منہ میں بھی پانی بھر آیا اور نام شامل ہوئے ضلع میانوالی کی تحصیل بھکر میں اراضی الاٹ ہو گئی۔

جن چپڑاسیوں کے نام گئے تھے وہ عبدالوحید کی غریب پروری پر عش عش کر اٹھے جن کے نام رہ گئے تھے ان میں سے دو چار جو زیادہ "بڑبولے" تھے۔ ان کو سمجھایا گیا کہ دیکھو اگلے سال پھر نام بھجوانے ہیں تم کام اچھا کرتے رہو وہ اچھا کام کرنے کا مطلب سمجھ گئے اور خاموش ہو گئے۔

۱۹۶۸ء کے وسط میں سید فدا حسین تبدیل ہو گئے ان کی جگہ عبدالقیوم تشریف لے آئے یہ حضرت بالکل ہی دوسری قسم کے تھے آتے ہی ٹیکسیوں کا کاروبار بند کروایا اور حساب کتاب طلب کر لیا ابھی ہفتہ عشرہ بھی نہ گزرا تھا کہ عبدالوحید کو بوریا بستر لپیٹنے کا حکم مل گیا۔

اگرچہ اس وقت تک آر سی ڈی کے لئے میری سلیکشن ہو چکی تھی اور ایوان صدر سے رخصت ہونے کے لئے پریزیڈنٹ صاحب کی اجازت کا منتظر تھا تاہم عبدالقیوم صاحب نے مجھے عبدالوحید سے چارج لینے کو کہا عبدالوحید نے اپنے ذاتی کاغذات اور سامان سمیٹنے کے لئے قیوم صاحب سے دو دن کی مہلت مانگی جو مل گئی آخری دن تھا شام کے بعد رات شروع ہو گئی عبدالوحید اپنے پی اے عبدالقادر بھٹی اور نائب قاصد سرفراز کی مدد سے "پھولا پھالی" میں مصروف رہا اور وقفہ وقفہ سے پیشانی سے پسینہ پونچھتا رہا میں بھی انتظار میں بیٹھا رہا میں رات نو بجے کھانا کھانے اپنے گھر جو ایوان صدر کی حدود کے اندر تھا چلا گیا واپس آیا تو عبدالوحید کاغذات کا ڈھیر لگائے انہیں جلانے میں مشغول تھا راکھ بتا رہی تھی کہ بوری بھر کاغذ جلائے جا چکے تھے۔

میں نے اپنے کمرے میں آ کر ٹیلی فون پر عبدالقیوم صاحب کو اطلاع دینے کی کوشش کی مگر وہ گھر پر نہ تھے رات گیارہ بجے چارج لیا صبح قیوم صاحب کو پتہ چلا تو سیخ پا ہو گئے اور لگے مجھ پر برسنے ان کا غصہ بجا تھا مگر میں بے گناہ تھا ریکارڈ جل چکا تھا اور عبدالوحید جا چکا تھا کچھ عرصہ وہ چھٹی پر رہا پھر اس کی پوسٹنگ سی ڈی اے میں جہاں این اے فاروقی چیئرمین تھے بطور ایڈمن آفیسر ہو گئی، میں ایوان صدر کو چھوڑ کر آر سی ڈی میں تہران چلا گیا ایران سے واپسی پر میری تقرری وزارت تعلیم میں ہو گئی ایوان صدر کے پرانے دوستوں سے معلوم ہوا کہ عبدالوحید کے خلاف انکوائری ہوئی تھی جس کے نتیجے میں اسے جبری ریٹائر کر کے آدھی پنشن بحق سرکار ضبط کر لی گئی تھی اس تمام کارروائی کا کریڈٹ عبدالقیوم کو جاتا ہے اگرچہ جرائم کے مقابلے میں سزا بہت کم تھی ممکن ہے بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایم ایم احمد، وقار احمد، این اے فاروقی اور دوسرے قادیانی افسروں نے تک مکا کی پوری کوشش کی ہو گی اپنے خلاف بیشتر کاغذی شہادتیں وہ پہلے ہی ایوان صدر سے نکلتے وقت تلف کر چکا تھا تاہم مکافات عمل سے کون بچا ہے جو عبدالوحید بچ جاتا (یکم جون ۹۷ء روزنامہ باخبر کوئٹہ)

حیات حضرت مسیح علیہ السلام کی احادیث

از حضرت مولانا لال حسین اختر

آخری قسط

(۳) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہوتے تو حضور ﷺ فرماتے۔

ان عیسیٰ قد آتی علیہ الفنایا ان عیسیٰ قدمات.

(٦) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسی علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذار ایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرہ والبیاض بین ممصر تین کان راسہ یقطر و ان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیہ و یہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الا سلام و یہلک المسیح الدجال فیملث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون .(ابو داؤد باب خروج الدجال ص۳۱٦)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بے شک عیسیٰ اتریں گے۔ جب تم ان کو دیکھو تو اس طرح پہچان لو وہ ایک شخص ہیں متوسط قدو قامت کے رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہے وہ زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہونگے ان کے بالوں میں سے پانی ٹپکتا ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہوں وہ لوگوں سے اسلام کے لئے جہاد کرینگے اور توڑ ڈالیں گے صلیب اور قتل کریں گے خنزیر کو اور موقوف کر دینگے جزیئے کو اور اللہ تعالیٰ سوائے اسلام کے تمام ادیان کو مٹا دیگا اور وہ دجال کو ہلاک کرینگے پھر دنیا میں چالیس سال رہینگے بعد اس کے ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان پر جنازہ کی نماز پڑھینگے۔

غلام احمد قادیانی نے حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷ میں لکھا ہے:۔

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریگا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دیگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے۔ (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کریگا۔ (٦) اور نیز یہ کہ وہ صلیب توڑیگا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہو گی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا۔ (۱۰) اور نیز یہ ہے کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل کیا جائے گا و تلک عشرۃ کاملہ (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)

(۷) کیف تہلک امہ انا اولہا و المہدی وسطہا والمسیح اخروہا

(مشکوہ باب ج ثواب ہذہ الامہ کنز العمال التصریح ص۱۸۰)

ترجمہ:۔ کیسے ایسی امت ہلاک ہو سکتی ہے جسکی ابتداء میں، میں ہوں اور درمیان میں حضرت مہدی ہوں گے اور آخر میں حضرت مسیح علیہ السلام

(۸) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم (بخاری و مسلم) ص۲۴۹

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا خوشی کا عالم کیا ہوگا؟ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور

امام تمہارا تم میں سے ہوگا (منکم کے مخاطب قیامت تک کے امتی ہیں۔ ازالہ ص ۱۴۲)
از مرزا غلام احمد۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھاتے جواب از مرزا۔ "حدیث میں آیا ہے کہ مسیح جو آنے والا ہے وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھیگا" (فتاویٰ احمدیہ جلد ۱ ص ۸۲)

واوَعاطفہ ہے۔ معطوف اور معطوف علیہ میں مغائرت ہوتی ہے ابن مریم اور ہیں، اور امام، اور ہیں۔
مرزا نے سمجھا کہ سے میرا مفہوم نہیں نکلتا اسلئے ازالہ صفحہ ۲۱ میں لکھ دیا ہے۔ بل ھو امامکم منکم بخاری میں ہے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۷ ۲ حاشیہ)
(۹) اس حدیث کی تشریح دوسری حدیث میں ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے:۔

فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنافیقول لا ان بعضکم علی بعض امرآء تکرمة الله هذه الامة (رواه مسلم) (مشکوة باب نزول عیسی علیه السلام)

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے مسلمانوں کے امیر جو امام مہدی ہونگے وہ فرمائیں گے تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں فرمائیں گے نہیں بلکہ اس امت کے بعض بعض پر امرا ہیں اس وقت کی فضیلت کی وجہ سے۔

(۱۰) عن ابن عباس قال رسول اللّٰہ فعند ذالک ینزل اخی عیسی ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماماً هادیا و حکما عادلاً تفسیر ابن کثیر ص /۱۳۲ج ۴ (ابن عساکر کنز العمال ۲۶۸) (حماته البشریٰ ص۱۲۳)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طویل حدیث میں فرمایا اسوقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے جبل افیق پر نازل ہونگے۔ امام ھادی اور منصف حاکم ہو کر۔
مرزا غلام احمد نے حمامۃ البشریٰ میں یہ حدیث درج کی ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس میں خیانت یہ کی ہے لفظ من السما درج نہیں کیا۔
حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ اخی استعمال کیا ہے۔ نبی ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ امتی بمنزلہ بیٹے کے ہیں۔ ثابت ہوا۔ عیسیٰ نبی اللہ نازل ہوں گے کوئی امتی عیسیٰ نہیں بنے گا۔

*

قادیانیوں کی فرم "شیزان" کی مصنوعات کا بائیکاٹ دین دوستی کا ثبوت ہے

عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

آہ مولانا محمد رفیق صاحب:

مولانا مرحوم مورخہ ۱۱ جون ۱۹۹۷ء بروز بدھ صبح نو بجکر ۱۵ منٹ پر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

ہمارے اسلاف و اکابرین امت میں ایسے صالح، صاحب کمال و صاحب علم بزرگ گزرے ہیں جن کی زندگی اپنے اسلاف کا صحیح نمونہ تھی۔ جناب مولانا محمد رفیق مرحوم بھی انہیں درویش صفت باکمال بزرگوں میں سے تھے۔ جن کے اخلاق و کردار صورت و سیرت حق پرستی اور انسان دوستی کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔

مولانا محمد رفیق مرحوم ۱۹۳۰ء کو سندھ کے اہم شہر سکھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ کالج سکھر سے حاصل کی جبکہ اعلیٰ تعلیم ملتان، حیدر آباد، کراچی سے حاصل کی۔ ایم اے، ایل ایل بی تھے۔ اپنی زندگی کی پہلی سروس امپیریل بنک آف انڈیا سے کی۔ پاکستان بننے کے بعد نیشنل بنک آف پاکستان میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد بنک ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق بسر کرنا شروع کردیا۔ مولانا مرحوم میں یہ کمال تھا کہ قرآن و حدیث تاریخ اسلام، خصوصاً تاریخ سندھ پر عبور حاصل تھا۔ انہیں انگریزی اردو ادب، فارسی سندھی پر بھی عبور حاصل تھا۔ نیز قیام پاکستان کے بعد سکھر میں مہاجرین کی ۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۸ء آبادکاری کے سلسلہ میں انتہائی جدوجہد کرتے رہے اور پڑھے لکھے مہاجرین کی حصول ملازمت کے لئے بھی انتہائی کوشاں رہے۔

دینی خدمات: مولانا مرحوم راسخ العقیدہ، وسیع النظر، اتحاد بین المسلمین کے حامی، پکے عاشق رسول ﷺ شیدائی و فدائی تھے۔ ۱۹۷۴ء سے تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر قادیانیت کے ابھرتے ہوئے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے جدوجہد میں اپنے اکابرین کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ اور ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کی کامیابی کے لئے اس وقت جابر حکمران ذوالفقار علی بھٹو کی، سکھر ڈویژن کی سطح پر نبرد آزما رہے۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ، تحریک نظام اسلام کے سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام سے وابستگی، مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر خازن کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے اور علاقہ کے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نماز جنازہ حضرت مفتی عبدالقادر صاحب دارالعلوم کبیر والا ملتان نے بعد نماز عشاء جامع مسجد سکھر کے باہر پڑھایا سکھر کی تاریخ کا سب سے بڑا نماز جنازہ تھا۔ (محمد حسین ناصر)

اعتذار

اس دفعہ ربیع الاول کی مناسبت سے مضامین کا شامل کرنا ضروری تھا۔ اس لئے خطوط اکابر، تبصرہ کتب، قادیانی / مسیحی شبہات کے جوابات وغیرہ مضامین شامل اشاعت نہیں ہوسکے۔ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے گا۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجھ سا کوئی نہیں

کلام
شاہ نفیس الحسینی ؒ
۲۲ جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیں! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

"سدرۃ المنتہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃ القدر" تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفےٰ! مجتبےٰ! تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے، کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروںؓ کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؔ، انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم

تعارف مرزا

پیارے بچو! جس شخص کے بارے میں آئندہ ہر ماہ آپ یہ صفحہ پڑھا کریں گے' آج اس کا تعارف ہو جائے... آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر بہت سی کتب پڑھی ہوں گی' مضامین پڑھے ہوں گے اور عش عش کر اٹھے ہوں گے... آج جس شخص کی... (سیرت کا متضاد مجھے معلوم نہیں)... آپ پڑھیں گے... اس پر عش عش تو نہیں کر سکیں گے... ہاں اپنا منہ بند بھی نہیں رکھ سکیں گے... مطلب یہ کہ آپ کو ذرا مسکرانے کی زحمت گوارا کرنا ہو گی... لیجئے... ملاحظہ فرمائیے تعارف مرزا:

مرزا گھسیٹی کے ہاں پیدا ہوا' بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا... راکھ سے روٹی کھا لیتا تھا' گڑ کے بجائے مٹی کے ڈھیلے کھا لیتا تھا اور گڑ کے ڈھیلے سے استنجا کر لیتا تھا... مرزا کو مرغیاں ذبح کرنے کا اتنا تجربہ تھا کہ اس کے لئے چاقو یا چھری کے استعمال کی ضرورت بھی نہیں تھی... سرکنڈے کے چھلکے سے چاقو کا کام لے لیتا تھا' یہ اور بات تھی کہ اس کوشش میں اپنی انگلی کاٹ لیتا تھا' محلے کے دوسرے بچے اگر اس سے میٹھا گھر سے لانے کا کہتے تو وہ بورے کے بجائے پسا ہوا نمک لے آتا اور لاتا بھی تھا اپنی جیب میں بھر کر' مرزا منگل کے دن کو برا سمجھتا تھا' مرزا الٹی جراب پہن لیتا تھا' شیروانی کے اوپر کے بٹن نیچے والے کاج میں اور نیچے کے بٹن اوپر والے کاج میں لگا لیتا تھا' مرزا اگر رات کو جیب میں اینٹ ڈال کر سو جاتا تھا تو اینٹ کے جیب میں موجود ہونے کا اسے احساس تک نہ ہوتا تھا (احساس نام کی کوئی چیز پلے ہو تبھی تھی) دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں جوتا دائیں پاؤں میں پہن لیتا تھا... مرزا نے تحصیل داری کا امتحان دیا اور اس میں فیل ہوا' منہ میں پان رکھ کر نماز پڑھ لیتا تھا... مرزا غیر عورتوں سے پیر دبواتا تھا... تکیے یا لحاف پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیتا تھا... مرزا کو افیون کھانے کی بھی عادت تھی اور شراب پینے کی بھی' ٹانک وائین خاص طور پر دوسرے شہر سے منگوا کر پی لیتا تھا... مرزا نے حج نہیں کیا' زکوٰۃ نہیں دی' کبھی اعتکاف میں نہیں بیٹھا' لوگوں کے روزے تڑوا دیتا تھا... مرزا کو بیماریاں بھی عجیب و غریب تھیں... دن میں سو سو مرتبہ تو صرف پیشاب آتا تھا... مراق کا مرض بھی تھا... بھولنے کا مرض بھی تھا... گالیاں دینے کی عادت بھی تھی... مرزا انگریز کا لگایا ہوا پودا تھا اور یہ بات اسے خود تسلیم تھی... مرزا اپنی بیوی کے ساتھ شیطان کی سے کر لیتا تھا... لڑکا ہونے کی پیش گوئی کرتا تو لڑکی ہو جاتی تھی' مرزا کو ہسٹریا کا مرض بھی تھا... اگرچہ یہ مرض صرف عورتوں کا مرض ہے... مرزا ہمیشہ بیمار رہتا تھا... صحت مند کبھی رہا ہی نہیں' حافظہ بہت خراب تھا... مرزا کو وحی انگریزی زبان میں ہوتی تھی... ہوتی کیوں نہ... انگریز کا لگایا ہوا پودا جو تھا... وحی منی آرڈر کے سلسلے میں ہوتی تھی... دولت آنے کے سلسلے میں ہوتی تھی... مرزا ہیضے سے مرا... مرزا کو موت سے پہلے اس قدر پاخانے آئے کہ وہ ان میں تر بتر ہو گیا... اتنا ہی کافی ہے یا اور تعارف کراؤں... لیکن صفحے کا پیٹ تو بھر چکا ہے... لہٰذا ایک ماہ انتظار فرمائیں۔

بارھویں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بمقام جامع مسجد برمنگھم

۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

مورخہ ۱۰ اگست

۱۹۹۷ء بروز اتوار

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ☆ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد ☆ قادیانیت کے عقائد وعزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن - ایس ڈبلیو 9,9 ایچ زیڈ یو کے

فون: 071 - 737 - 8199